

ندائے خلافت

لاہور

ہفت روزہ

12

www.tanzeem.org



تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلحہ اشاعت کا
32 واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

28 شعبان تا 4 رمضان 1444ھ / 21 تا 27 مارچ 2023ء

روزہ اور تقویٰ

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ) "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو جائے۔" گویا روزے کی مصلحت اور مدعا تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے معنی اور مفہوم کو جان لینے سے یہ مصلحت اور حکم بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جائے گا۔ "تقویٰ" کے معنی ہیں "بچنا"۔ قرآن مجید نے اس میں اصطلاحی مفہوم پیدا کیے یعنی اللہ کے احکام کو توڑنے سے بچنا، حرام سے بچنا، معصیت سے بچنا، یہ تقویٰ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے نفس کے بہت سے تقاضے ہیں مثلاً: پیٹ کھانے کو مانگتا ہے۔ فرض کیجئے کہ کوئی حلال چیز کھائے تو نہیں ہے تو ایسے میں اگر کوئی مسلمان اس بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو جائے تو حرام میں منہ مار بیٹھے گا۔ لہذا اس میں یہ عادت ڈالی جائے تاکہ آخری حد تک بھوک پر قابو پانے میں کامیاب رہے۔ اسی طرح پیاس کو کنٹرول میں لانے، شہوت کو کنٹرول میں رکھے۔ ساتھ ہی اُسے نفس کی اُن خواہشات پر قابو پانے کی مشق حاصل ہو جو دین کے معافی ہوں۔ لہذا طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور تعلق زنا و شو سے کنارہ کش ہونے کی جو مشق کرائی جاتی ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک بندہ سو من کو اپنے نفس کے مندر و رگھوڑے سے تقاضوں پر قابو پانے اور کنٹرول میں رکھنے کی مشق ہو جائے اور عادت پیدا ہو جائے۔ اب سوچئے کہ اگر آپ پورے تیس دن ایک مقررہ وقت سے لے کر دوسرے مقررہ وقت تک اللہ کی حلال کردہ چیزیں اس لیے استعمال نہیں کر رہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہیں دی تو اس سے آپ کے اندر ایک مشہور طاقت ارادی کے ساتھ یہ استطاعت اور استعداد پیدا ہونی چاہیے کہ بقیہ گیارہ مہینوں میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں اور سنگرات سے بچ سکیں اور تقویٰ کی روش پر مستقیم رہیں۔ لہذا پورے رمضان کے روزے اور اصل تقویٰ کی مشق ہے۔ صوم کی فرضیت کے ساتھ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے جو بڑی جامعیت کا حامل ہے۔ اس کے اندر روزے کی ساری ظاہری و باطنی اور انفرادی و اجتماعی فضیلتیں آگئیں۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح میر ذہن ہو گئی کہ روزے کا مقصد حصول تقویٰ ہے بالخصوص نفس کا تقویٰ۔ یعنی اللہ کی محبت کے شوق اور اللہ کی نافرمانی کی سزا کے خوف سے اللہ کے اوامر و نواہی پر استقلال کے ساتھ مستقیم رہنے کے لیے اپنے نفس امارہ کو قابو میں رکھنے کی تربیت اور ٹریننگ حاصل کرنا۔ اس کے لیے ہمارے دین کی معروف و جامع اصطلاح ہے "تزکیہ"۔

مطلبت میا اوقیام رمضان مبارک
ڈاکٹر اسرار احمد ریسٹوٹ

اس شمارے میں

رمضان المبارک اور ہم

مومن مردوں اور عورتوں کی دس صفات

23 مارچ: حقیقت کیا ہے؟

The Rationale of Fasting

رمضان المبارک میں
دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام

مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے
زیر اہتمام تربیتی ورکشاپ



مہلت کے بعد عذاب کی آمد

الْمَدِينَةِ
1028

آیات: 204-208

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشُّعْرَاءِ

أَفْبَعَدَابِنَابَايَسْتَعْجَلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِنَّمَنْعَهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا
كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ
قَرِيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾

آیت: 204 ﴿أَفْبَعَدَابِنَابَايَسْتَعْجَلُونَ﴾ ”تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟“
اس وقت تو یہ لوگ آپ سے بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ لے آئیں ہم پر وہ عذاب جس سے ہمیں آپ ڈراتے ہیں۔ ہم تو آپ کی
روزروزی تنبیہات سے تنگ آ گئے ہیں۔

آیت: 205 ﴿أَفَرَأَيْتَ إِنَّمَنْعَهُمْ سِنِينَ﴾ ”تو کیا آپ نے دیکھا اگر ہم انہیں چند سال اور بھی فائدہ اٹھانے دیں!“

آیت: 206 ﴿ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ ”پھر ان پر وہ عذاب آ جائے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔“

آیت: 207 ﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ﴾ ”تو کچھ کام نہیں آئے گا ان کے وہ سب کچھ جس سے وہ فائدہ
پہنچائے جاتے تھے۔“

دنیا کا مال و متاع جس سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں وہ انہیں اس عذاب سے بچانہیں سکے گا۔

آیت: 208 ﴿وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرِيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ﴾ ”اور ہم نے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لیے
خبردار کرنے والے تھے۔“



رمضان المبارک کو قیمتی بنائیے



درس
مدینت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) (رواه البخاري ومسلم)
”جس نے روزے رکھے رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ، بخش دیے گئے اس کے تمام سابقہ گناہ اور جس نے
(راتوں کو) قیام کیا رمضان میں ایمان و احتساب کے ساتھ، بخش دیے گئے اس کے جملہ سابقہ گناہ۔“

تشریح: روزہ دار نہ صرف اپنی زبان و بیان، اپنے افکار و خیالات، اپنے معاملات و معمولات میں احکام الہی اور
سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہینہ بھر تربیت حاصل کرتا ہے، بلکہ شب کو بھی قیام اللیل (نماز تراویح) میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کو توجہ اور
اشہاک سے سنتا ہے، اس طرح اس کی زندگی میں انقلاب آتا ہے اور اگر وہ ٹھیک ٹھیک ان ہدایات کو اپناتا ہے تو یقیناً اس کی
زندگی میں تبدیلی آنی چاہیے اور یہی تبدیلی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

ندائے خلافت

تخلیفات کی بنا دینا چاہیں ہو پھر استوار
لاگین سے ڈھونڈ کر اسراف کا تاب جگر

تنظیم اسلامی ترجمان نظام خلافت کا نائب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

28 شعبان تا 4 رمضان 1444ھ جلد 32
21 تا 27 مارچ 2023ء شماره 12

مدیر مسئول حافظ عارف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
اداری معاون فرید اللہ مردت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 35473375-78 (042)
E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام شاعت: 36- کڑنوال ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 35834000-03-35869501 فکس
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زر تعاون

اندرون ملک 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
افریقا، یورپ، ایشیا، امریکہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پی آرڈر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

23 مارچ: حقیقت کیا ہے؟

نوٹ: یہ تحریر 7 سال قبل لکھی گئی تھی جو قبل ازیں مارچ 2016ء میں ہفت روزہ
ندائے خلافت میں شائع ہو چکی ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اور موجودہ حالات کے
تناظر میں معمولی حک و اضافہ کے ساتھ قدر مکرر کے طور پر شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

پاکستان کی سیاسی تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو صورت حال پر اس سے بہتر تبصرہ نہیں ہو سکتا کہ سنتا جا اور شرماتا
جا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پہلے چار سال یعنی 1951ء تک کسی قدر خیریت گزری۔ بعد ازاں اگلے
بہتر (72) سال میں آپ کو جگہ جگہ وجل و فریب کی داستانیں بکھری ہوئی ملیں گی۔ قیام پاکستان کے ڈیڑھ سال بعد
یعنی 1949ء میں آئین ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کر لی۔ وہ بھی اس صورت میں جب شیر احمد عثمانی جیسی
شخصیت نے اسمبلی میں حکمران مسلم لیگ کو دھمکی دی تھی کہ اگر تم لوگوں نے یہ قرارداد منظور نہ کی تو میں اسمبلی سے باہر جا کر
پکار پکار کر لوگوں سے کہوں گا کہ مسلم لیگ نے ہم سب کو دھوکہ دیا ہے۔ شیر احمد عثمانی ان چند مذہبی رہنماؤں میں سے
تھے جنہوں نے علماء کی اپنی برادری سے اختلاف کر کے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔ بہر حال کھینچ تان
کر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ لیاقت علی خان کی شہادت تک معاملات ابھی زیادہ خرابی کی طرف نہیں گئے تھے۔ ہم نے
اپنی صورت کو ابھی اس قدر بگاڑا نہیں تھا کہ ہماری پہچان مسئلہ بنتی۔ بہر حال کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ لیاقت علی خان کو
ایک سازش کے تحت شہید ہی اس لیے کیا گیا تھا کہ انہوں نے طے کر لیا تھا کہ قرارداد مقاصد کو ہر صورت اور جلد از جلد
عملی جامہ پہنایا جائے۔ اس ظن کو اس انکشاف سے تقویت ملتی ہے کہ ان کے قتل میں کمیونسٹ عناصر ملوث پائے گئے
تھے اگرچہ اصل مجرموں تک پہنچنے کے لیے آج تک کوئی سنجیدہ کوشش اور تحقیقات وغیرہ نہیں کی گئیں۔

بہر حال ایک لیاقت علی خان کی شہادت ہی نہیں آج تک یہ بدقسمت قوم جتنے بھی سانحات سے دوچار ہوئی
ہے ان میں سے کسی ایک سانحہ کے ملزموں کا بھی تعاقب کر کے انہیں کٹہرے میں کھڑا نہ کیا گیا اور نہ کسی کو قومی مجرم
قرار دے کر عبرتناک سزا دی گئی۔

23 مارچ یوم پاکستان کے طور پر زور و شور سے منایا جاتا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ 23 مارچ بطور یوم پاکستان
منانے کے حوالہ سے بھی ایک تکلیف دہ اور دلخراش حقیقت قارئین کے سامنے لائی جائے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ
23 مارچ اگر یوم پاکستان ہے تو 14 اگست کیا ہے؟ اگر ہم 23 مارچ کو یوم پاکستان اس لیے قرار دیتے ہیں کہ 1940ء
میں اس دن منٹو پارک لاہور میں ایک قرارداد منظور ہوئی تھی جو پاکستان کی آزادی کی بنیاد ثابت ہوئی، تو ہم بات کو
اس حد تک تسلیم کر لیتے ہیں۔ یقیناً یہ قرارداد تحریک آزادی کی بنیاد بنی۔ اگرچہ یہ قرارداد لاہور کے عنوان سے پیش کی
گئی تھی اور اس قرارداد میں پاکستان کا نام تک نہیں ہے اور اس میں آزاد ریاست Independent state کا
نہیں بلکہ آزاد مسلم ریاستوں کا ذکر ہے یعنی State کی بجائے States کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ یہ اضافی ”S“
1946ء میں کا نا گیا۔ اسے قرارداد پاکستان تو ہندو پریس نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔ لیکن اور یہ بہت بڑا لیکن ہے کہ
اگر 23 مارچ ہی یوم پاکستان ہے اور یہ اس لیے منایا جاتا ہے کہ 1940ء میں اس دن قیام پاکستان کے لیے قرارداد
منظور ہوئی تھی تو قیام پاکستان کے بعد 1948ء سے لے کر 1955ء تک ہم یہ دن منانے کے حوالہ سے بالکل خاموش
کیوں ہیں؟ حکومتی ریکارڈ کے مطابق مذکورہ 8 سالوں میں نہ یہ دن منایا گیا، نہ قومی تعطیل، نہ کوئی جشن، نہ کوئی پریڈ
وغیرہ آخر کیوں؟

تاریخی حقیقت یہ ہے کہ 23 مارچ 1956ء کو اُس وقت کے وزیر اعظم پاکستان چودھری محمد علی نے پاکستان کو پہلا آئین دیا تھا۔ پاکستان تخت برطانیہ کی ماتحتی سے اعلانیہ طور پر الگ ہو گیا تھا اور اس دن کو یوم جمہوریہ قرار دیا گیا تھا۔ 1957ء اور 1958ء میں بھی 23 مارچ کو بطور یوم جمہوریہ پاکستان منایا گیا۔ قومی تعطیل ہوئی اور تمام تقریبات منعقد ہوئیں۔ اکتوبر 1958ء میں جنرل ایوب خان نے ملک بھر میں مارشل لاء لگا دیا اور 1956ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔ گویا خاک و روری والوں نے جمہوریت اور آئین سب کچھ اپنے بھاری بوٹوں تلے روند ڈالا۔ 1959ء میں جب 23 مارچ کی آمد آتی تھی تو فوجی حکمرانوں کے سامنے یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ وہ یوم جمہوریہ کس طرح منائیں؟ وہ آئین کے بننے کا دن کیسے اور کیوں منائیں جسے وہ کفن اور دفن چکے ہیں۔ دوسری طرف ان فوجی حکمرانوں کے سامنے اصل مسئلہ یہ تھا کہ اس روز عوام چھٹی منانے اور مختلف تقریبات منعقد کرنے کے عادی ہو چکے تھے۔ لہذا اس کا کیا کیا جائے؟ سول بیورو کی جی جی کی ذہانت اور فطانت ہمیشہ آڑے وقت میں ہر قسم کے حکمرانوں کے کام آئی اسی کا مشورہ ہوگا کہ فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ خوش قسمتی سے (حکمرانوں کی خوش قسمتی اکثر عوام کی بد قسمتی بن جاتی ہے) اسی روز یعنی 23 مارچ 1940ء کو منٹو پارک میں وہ قرارداد بھی تو منظور ہوئی تھی جسے سب مانتے ہیں کہ وہ تحریک پاکستان کی بنیاد بنی تھی۔ لہذا 23 مارچ کی تعطیل اور تقریبات کا تعلق 1956ء کے آئین سے ختم کر کے 1940ء کی قرارداد سے جوڑ دیا جائے اور پہلے سے بڑھ کر زور و شور سے تقریبات منعقد کی جائیں۔ عوام کا تعلق تو تعطیل اور رنگ برنگی تقریبات سے ہے۔ انہیں اس سے کیا فرق پڑے گا کہ 23 مارچ جو یوم جمہوریہ تھا، اب یوم پاکستان بن گیا ہے۔ عوام یقیناً اس غم میں دبلے نہیں ہوں گے کہ جمہوریت کی سالگرہ جمہوریت کی برسی کیوں بن گئی ہے؟ نوٹ کرنے کی بات یہ ہے کہ اڑھائی سالہ نوخیز کلی کو کھلنے سے پہلے زندہ درگور کرنے پر جمہوریت کے کسی چیمپیئن کا ضمیر نہ جاگا۔ ہمارے لیے تو مغربی جمہوریت نامحرم ہے، لہذا ہم نے اگر غرض بھر سے کام لیا تو غلط نہیں کیا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے وہ سیاست دان جو دن رات جمہوریت کی رٹ لگاتے ہیں، جمہوریت کی خاطر اپنی قربانیوں کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں۔ وہ 23 مارچ کو یوم پاکستان قرار دے کر جمہوریت کے مزار پر چادر کیوں چڑھاتے ہیں؟ عاشقان جمہوریت یہ مسئلہ لے کر میدان میں کیوں نہیں نکلتے کہ 23 مارچ 1956ء کو اس سرزمین کو پہلا آئین ملا۔ تخت برطانیہ کی بالواسطہ غلامی بھی انجام کو پہنچی تھی۔ پاکستان کا گورنر جنرل پاکستان کا صدر بن گیا تھا۔ لہذا ہم اس دن کو بطور یوم جمہوریہ منائیں گے۔ ہم تاریخ کو درست کریں گے اور فوجی طالع آزما کی عیاری اور چالاک کی کا پردہ چاک کریں گے کہ اُس نے اپنے غیر آئینی غیر قانونی اقدام کو جو از فراہم کرنے کے لیے یوم جمہوریہ کو یوم پاکستان میں کیوں بدل ڈالا؟ لیکن یقین مانے کہ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ اصل الاصول یہ ہے کہ ہر شے اپنے اصل کی طرف لوٹی ہے۔ پاکستان میں صف اول کا کوئی لیڈر بھی ایسا نہیں ہے جو عوام

کی پیداوار ہو۔ جس نے لیڈر بننے کے لیے G.H.Q کا سہارا نہ لیا ہو۔ ذوالفقار علی بھٹو اور میاں نواز شریف وزیر اعظم بنے۔ انہیں عوام کی حمایت بھی حاصل ہوئی، لیکن دونوں پودے فوجی گھلوں میں لگائے گئے تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو کو کون جانتا تھا؟ ایوب خان سندھ سے ایوب کھوڑو کو پیچھے دھکیل کر اس نوجوان کو آگے لائے۔ وہ ایوب خان کو ڈیڑی کہتے تھے اور اُن کی جمہوریت یہ تھی کہ انہوں نے تجویز کیا کہ ہر ضلع کے D.C کو مسلم لیگ کا صدر اور ایس پی سٹی کو سیکرٹری جنرل بنایا جائے۔ ایسا ہی تعلق میاں نواز شریف کا جنرل ضیاء الحق سے تھا۔ فوجی حکومت کا کل پرزہ بن کر انہوں نے سیاسی تربیت حاصل کی۔ وہ کچھ عرصہ پہلے تک کہتے رہے کہ میں جنرل ضیاء الحق کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔ سابق وزیر اعظم عمران خان کو اُن کے مخالفین سلیکٹڈ قرار دیتے رہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عمران خان نے تقریباً دو دہائیوں پر محیط عوامی سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں عوامی مقبولیت حاصل کی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ 2018ء میں P.T.I کو عوام نے ووٹ دیے اور انہیں عوامی مینڈیٹ حاصل ہوا۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ فوج نے انہیں وزیر اعظم بننے کے لیے پارلیمنٹ میں بیٹھا کھیاں فراہم کیں۔

ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی لیڈر جمہوریت سے مخلص نہیں۔ انہیں اقتدار اور قوت چاہیے تاکہ حکمرانی کے مزے لیں اور اس کے ذریعے اپنی دولت میں اضافہ کر سکیں اُن کے نزدیک جمہوریت نظر یہ نہیں ہے بلکہ حصول اقتدار کا زینہ ہے۔ حقیقت میں ہمیں تو اپنی اور اپنے بیٹی بھائیوں کی فکر کھائے جا رہی ہے، لہذا معذرت کے ساتھ ہم یہ کہنے کی جرأت کریں گے کہ اسی آئینہ میں مذہبی راہنما اور کارکن بھی اپنا عکس دیکھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں کہ پاکستان اسلام کی بجائے لبرل ازم کی طرف کیوں بڑھ رہا ہے؟ پاکستانی مسلمان کے مذہب سے جذباتی لگاؤ کے باوجود ہر سطح پر مذہب کے حوالے سے یہ پُسا پی کیسی ہے؟ کہیں یہاں بھی اخلاص کا فقدان تو نہیں؟ جیسا بھی آخرت کو دنیا پر ترجیح تو نہیں دی جا رہی۔ یہ سب کچھ اقتدار کی رسہ کشی کا حصہ تو نہیں ہے؟ دین کے حوالے سے نعروں اور اجتماعات کے انعقاد پر اکتفا کیا جا رہا ہے اور تمام تر کاوشیں اور صلاحیتیں اصلاً دنیا کمانے میں صرف ہو رہی ہیں۔ خدارا! اس نکتہ کو سمجھیں کہ صورت حال معلق نہیں رہ سکتی۔ اگر ہم نفاذ اسلام کے حوالے سے آگے نہیں بڑھتے تو پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ یعنی اسلام کی طرف پیش رفت نہ ہوئی تو یقیناً سیکولر ازم کی طرف ہٹا دیا جائے گا۔ اپنا محاسبہ کرنے اور نظر ثانی کر کے دنیا و آخرت کے خسارے سے بچنے کی تدبیر کرنا ہوگی۔ یقیناً آخرت کی فلاح ہی حقیقی فلاح ہے اور آخرت کا خسارہ ہی حقیقی خسارہ ہے۔ اور اس سے بچنے کے لیے اپنا رخ درست کرنے، پُر خلوص اور کم توڑ جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ سو باتوں کی ایک بات کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے لیکن فتنہ کے اس دور میں اللہ کا دین نافذ کیے بغیر اللہ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک مومن صادق کے کرنے کا اصل کام یہی ہے۔ اے اللہ! اپنے نام لیواؤں کو اس کی توفیق عطا فرما۔

آمین یا رب العالمین



مومن مردوں اور عورتوں کی دس صفات

(سورۃ الاحزاب کی آیت 35 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے 10 مارچ 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج ہم ان شاء اللہ سورۃ الاحزاب کی آیت 35 کا مطالعہ کریں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کی دس صفات کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں جب عام خطاب ہوتا ہے تو وہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہوتا ہے لیکن کچھ مقامات پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے علیحدہ طور پر بھی کلام کیا ہے۔ زیر مطالعہ آیت کا پس منظر یہ ہے کہ بعض صحابیات کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بات آئی کہ قرآن میں مردوں کا ذکر تو بہت آیا لیکن عورتوں کا نہیں آتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس آیت سمیت بعض دیگر آیات نازل ہوئیں۔ زیر مطالعہ آیت میں فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ (آیت: 35) ”یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں“

مسلم وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو رب کے سامنے جھکا دے، ہر نذر کر دے اور زندگی کے ہر شعبہ میں رب کی فرمانبرداری اختیار کرے۔ سورۃ البقرہ میں فرمایا:

﴿ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرہ: 208) ”اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔“

زندگی کا کوئی ایک گوشہ بھی ایسا نہ ہو جس میں رب کی نافرمانی ہو رہی ہو، اپنی مرضی ہو رہی ہو۔ بلکہ رب کے سامنے مکمل سرنڈر کا نام اسلام ہے۔ یہاں تک کہ سورہ آل عمران میں فرمایا:

﴿وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ”اور تمہیں ہرگز موت نہ آنے پائے مگر فرمانبرداری کی حالت میں۔“

رب کی فرمانبرداری آخری لمحے تک قائم رہے اور انسان کا

خاتمہ اس حالت میں ہو کہ وہ رب کا فرمانبردار ہو۔ زیر مطالعہ آیت میں آگے فرمایا:

﴿وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (آیت: 35) ”اور مومن مرد اور مومن عورتیں“

گو کہ ایک مسلم ہی مومن بن سکتا ہے اور جو مومن وہ مسلم بھی ہوگا۔ اسلام اور ایمان، مسلم اور مومن ایک دوسرے کے ہم معنی کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں مگر کہیں کہیں فرق بھی کیا گیا جیسے سورۃ الحجرات میں فرمایا:

﴿قُلْ لَكُمْ تَوْفِيقُنَا وَلَكِنْ قَوْلُوا أَسْلَمْنَا وَلَكِنَّا يَدْخُلُ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ (الحجرات: 14)

مرتب: ابو ابراہیم

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہہ دیجیے: تم ہرگز ایمان نہیں لائے ہو بلکہ تم یوں کہو کہ ہم مسلمان (اطاعت گزار) ہو گئے ہیں اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔“

سادہ انداز سے ہم جانتے ہیں کہ ایمان کے دو طرح کے ہیں۔ ایک اقرار باللسان ہے اور دوسرا تصدیق بالقلب ہے۔ زبانی اقرار کے ساتھ مسلمان بے نمازی بھی نظر آتے ہیں، سو جو خوری بھی کرتے نظر آتے ہیں اور بھی برے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن دل میں اگر ایمان ہو تو پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کوئی شخص حالت ایمان میں چوری نہیں کرتا، زنا نہیں کرتا، شراب نہیں پیتا۔ ایمان واقعتاً دل میں ہوگا تو عمل بھی سیدھا ہوتا چلا جائے گا۔ آگے فرمایا:

﴿وَالْقَنِيطِئِينَ وَالْقَنِيطِئَاتِ﴾ ”اور فرماں بردار مرد اور

فرماں بردار عورتیں“

بالکل برابر کی بات ہے، مسلمان مرد نے بھی اللہ کی فرمانبرداری اختیار کرنی ہے، مسلمان عورت نے بھی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنی ہے۔ یہ میدان دونوں کے لیے کھلا ہے۔ جو ایمان کے تقاضوں پر عمل کرے گا، اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے جتنی محنت اور کوشش کرے گا وہ اتنا ہی کامیاب ہوگا۔ عین ممکن ہے کہیں کوئی عورت بہت سارے مردوں سے زیادہ نیک اور پارا اور اللہ کی فرمانبرداری کرنے والی ہو اور آخرت میں وہ بلند درجات کو حاصل کر لے اور اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی مرد آگے نکل جائے۔ یہاں مرد اور عورت کو برابر اختیار اللہ نے دے رکھا ہے۔ چوتھی بات فرمائی:

﴿وَالضَّادِقِينَ وَالضَّادِقَاتِ﴾ ”اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں“

اب یہ اخلاقی میدان بھی برابری کی سطح پر دونوں کے لیے کھلا ہے۔ سچ بولنا، جھوٹ سے بچنا، وعدے کو پورا کرنا، امانت کی پاسداری کرنا، غیبت، چٹھل خوری سے بچنا وغیرہ۔ یہ سب تقاضے مردوں سے بھی ہیں اور عورتوں سے بھی ہیں۔ ہر ایک کوشش کرے کہ اس میدان میں وہ رویہ اختیار کرے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے۔ یہ اتنی بڑی صفت ہے کہ روذقیامت کے بارے میں فرمایا:

﴿قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الضَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ﴾ (المائدہ: 119) ”اللہ فرمائے گا یہ آج کا دن

وہ ہے جس دن بچوں کو ان کی سچائی فائدہ پہنچائے گی۔“ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو آغاز وحی سے پہلے مشرکین مکہ بھی الصادق والامین کا خطاب دیتے تھے۔ ہم ان الصادق اور

الامین کے امتی اور نام لیوا ہیں اور آج ہمارے رویوں میں، ہماری گفتگو میں کتناچ اور کتنا جھوٹ ہوتا ہے، ہم سب کو پتا ہے۔ ہم اپنے کاروبار، ملازمت، گھر بار، اداروں میں کس قدر جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں۔ جھوٹ بول کر اپنی پروڈکٹس بیچنا ایک آرٹ بن چکا ہے۔ آج ہمارا میڈیا جھوٹ، دہل اور فریب کا سب سے بڑا ذریعہ بن چکا ہے۔ جھوٹ کوچ اور چوچ کو جھوٹ کے طور پر پھیلانا، شیطانی ایجنڈے کو اس طرح پیش کرنا کہ عوام کو وہی حق لگے، یہ سب دجالی تہذیب کا لازمی حصہ بن چکا ہے۔ حالانکہ کامیاب مرد اور عورت کی صفت قرآن یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ سچ بولتے ہیں۔ پانچویں بات بیان فرمائی: ﴿وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِیْنَ﴾ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔“

دونوں کے لیے صبر کا تقاضا ہے۔ آگے رمضان المبارک آیا چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔“

روزہ صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں بلکہ جھوٹ، غیبت، بری باتوں، فلم، ڈرامے، ناچ گانے سمیت ہر برائی سے اپنے آپ کو بچانا روزے کا اصل مقصود ہے۔ اسی طرح فضولیات میں وقت ضائع کرنے سے بچنا بھی صبر ہے۔ روزے میں جہاں حلال سے رزکنا صبر ہے وہاں پوری زندگی میں حرام سے اور ہر قسم کے گناہ سے بچنا بھی صبر ہے۔ اسی تربیت کے لیے ہمیں رمضان کے روزوں سے گزارا جاتا ہے۔ روزے کا مقصد بیان ہوا: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ) ”تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو جائے۔“

صبر کے بہت سے پہلو ہیں، ہمارا خیال ہے بس پیر میں کانا چب گیا تو صبر کرو، اس پر بھی ثواب ہے کوئی شک نہیں۔ مگر صبر اللہ کی اطاعت میں آنے والی مشقت کو جھیلنے کا نام بھی ہے، فخر کے لیے اٹھنا، امیر کی اطاعت میں صبر کرنا، حرام کمائی کے ذریعے راتوں رات کروڑ پتی بننے کے مواقع ہوں لیکن اس کے باوجود صبر کی زندگی گزارنا، دنیا کی چمک دھمک سے انسان کا دل کھینچتا ہے مگر اس کے باوجود حلال کمائی پر ہی اکتفا کرنا، اللہ کی راہ میں مصائب اور اذیتیں اٹھانا یہ سب صبر میں شامل ہے۔ زندگی کی آزمائش میں کامیابی کے لیے، آخری نجات کے لیے سورۃ العصر کی چار شرائط میں سے دو یہ بھی ہیں:

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ اور

انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔“

اپنے حق کے لیے کھڑا ہونا، اپنے عزیز واقارب، پڑوسیوں اور مسلمانوں کے جائز حقوق کے لیے کھڑا ہونا، ظلم و نا انصافی کے خلاف آواز بلند کرنا، معاشرے میں ہر قسم کی برائی کے خلاف کھڑا ہونا، ناموس رسالت کے لیے اور سب سے بڑھ کر اللہ کے حقوق کے لیے کھڑا ہونا یہ ایک مسلمان کا لازمی فریضہ ہے۔ سورۃ العصر کے مطابق اس کے بغیر تو نجات ممکن ہی نہیں۔ لیکن جب آپ ان سب حقوق کے لیے کھڑے ہوں گے تو باطل کی طرف سے جواب بھی آئے، جوانی حملے بھی ہوں گے، آپ کو جان و مال کی قربانیاں بھی پیش کرنا ہوں گی، لہذا اب آپ نے

صبر کرنا ہے اور اللہ کی راہ میں چاہے مرد ہو یا عورت ان چار شرائط کو پورا کرے گا تو آخرت میں نجات ملے گی۔ مرد و عورت کے لیے تاحیات صبر والی زندگی گزارنا پڑے گی۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ يَجْزَوْنَ الْعُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا﴾ ”یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کی جزا میں بالا خانے ملیں گے۔“ (الفرقان: 75)

آگے مومنین و مومنات کی چھٹی صفت یہ بتائی گئی: ﴿وَالْحٰشِعِیْنَ وَالْحٰشِعِیْنَ﴾ ”اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں“

خشوع عبادت کی روح کا ایک پہلو ہے۔ انسان میں عاجزی و انکساری کا پیدا ہو جانا اس سے مراد ہے۔ خشوع

پریس ریلیز 17 مارچ 2023

آئی ایم ایف کا پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام پر سوال اٹھانا انتہائی تشویش ناک ہے

شجاع الدین شیخ

آئی ایم ایف کا پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام پر سوال اٹھانا انتہائی تشویش ناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک عرصہ سے آئی ایم ایف پروگرام کے تحت سودی قرضہ لے رہا ہے۔ لیکن یہ قرضہ پاکستان کی معیشت کو تقویت دینے کی بجائے اُسے کمزور کرتا رہا۔ ہم آغاز سے ہی آئی ایم ایف یا کسی بھی بین الاقوامی ادارے سے سودی قرضہ لینے کی شدت سے مخالفت کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ پھر یہ کہ یہ قرضہ نہ صرف معاشی لحاظ سے ضرر رساں ہے بلکہ قرض خواہاں کے لیے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا راستہ بھی کھولتا ہے۔ اب سینیٹ میں وزیر خزانہ کی تقریر سے واضح ہو گیا ہے کہ آئی ایم ایف امداد کے بدلے میں پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام پر ضرب لگانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور ریاستی اداروں کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ ایسی نوبت کیوں آئی۔ آخر آئی ایم ایف کو اب یہ جرات کیوں حاصل ہو گئی ہے کہ اُس نے ہمارے قومی اثاثہ جات پر کھلم کھلا سوال اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملکی سلامتی کا تقاضا یہ ہے کہ سیاست دان اپنے اختلافات بالائے طاق رکھ کر اس نئے چیلنج کا مقابلہ کریں لیکن اگر سیاست دان باہم گتھم گتھا رہے تو دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کے لیے یونہی قدم بہ قدم آگے بڑھتی چلی جائیں گی اور پاکستان کی سلامتی شدید خطرات سے دوچار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

پوری زندگی میں مطلوب ہے۔ جس طرح ہم نماز میں اپنے رب کے سامنے رکوع میں جھکتے ہیں، سجدے میں بھی جھکتے ہیں لیکن کیا ہمارا دل بھی رب کے آگے جھکتا ہے یا نہیں؟ خشوع یہ ہے کہ آپ کا دل بھی رب کے سامنے جھکا ہو اور دماغ بھی سر نہڑ کر چکا ہو، آپ عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے سامنے سوالی بن کر کھڑے ہوں۔ اسی طرح پوری زندگی میں خشوع مطلوب ہے کہ ہماری اولین ترجیح یہ ہو کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور روز قیامت اعلان کر دے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٥٦﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٥٧﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٥٨﴾ وَادْخُلِي جَنَّاتِي ﴿٥٩﴾﴾ (الفجر) ”اے نفس مطمئنہ!“

اب لوٹ جاؤ اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تم اس سے راضی ہو تم سے راضی ہو تو داخل ہو جاؤ میرے (نیک) بندوں میں۔ اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں!“

اللہ اکبر آگے فرمایا:

﴿وَالْمُتَّصِدِّقِينَ وَالْمُتَّصِدِّقَاتِ﴾ (اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں“

وہ مالی صدقہ جو صاحب نصاب پر فرض کیا گیا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اس کے علاوہ ایک صدقہ فطر ہے جو واجب کے درجے میں ہے۔ قرآن مجید میں خیرات کا ذکر بھی آیا:

﴿فَأَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط﴾ (البقرہ: 148)

”تو (مسلمانو!) تم نیکوں میں سبقت کرو۔“

ایک مالی صدقہ ہے، یہ مرد بھی کریں، خواتین بھی کریں۔ اس حوالے سے مردوں کو بھی تعلیم دی گئی اور عورتوں کو بھی الگ سے تعلیم دی گئی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔“

عموم کے اعتبار سے تمام نیکیاں بھی صدقہ ہیں۔ راستے سے تکلیف دہ شے کو بنا دینا بھی صدقہ ہے، مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرانا، اچھی طرح اس کو welcome کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کو خیر کی کوئی بات سکھا دینا بھی صدقہ ہے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر آدمی کے بدن میں تین سوساٹھ جوڑے ہیں۔ سو جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، پتھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا کوئی کاٹنا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا اس کا حکم دیا، یا بری بات سے روکا تو یہ تین سوساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہے

(یعنی شکر ادا کرنے کے برابر ہے) اور اس دن وہ اس حال میں چل رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان کو جہنم سے آزاد کروا چکا ہوتا ہے۔“ یہ عموم کے اعتبار سے صدقات ہیں۔ البتہ مالی صدقہ بھی مطلوب ہے۔ جو صاحب نصاب نہیں ہیں، زکوٰۃ جن پر واجب نہیں ہے ان کے لیے بھی حضور کا بڑا پیار فرمان ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کھجور کا ایک حصہ دے کر بھی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کر سکتے ہو تو کر ڈالو۔ مطلب کتنا دے رہے ہو یہ اہم نہیں، کس قدر اخلاص اور اللہیت کے ساتھ دے رہے ہو، ہو مشکل حالات میں دے رہے ہو اس کی قدر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زیادہ دینے والے کی بھی قدر ہے جو اخلاص کے ساتھ لائے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما لائے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا عثمان! آج کے بعد تو کچھ بھی کر لے تو سب تجھے معاف ہے۔ زیادہ کی بھی قدر ہے مگر سارے ذہیر کے ناپ پر حضور ﷺ نے وہ مٹھی بھر کھجوریں رکھیں جو ایک صحابی ساری رات کسی یہودی کے باغ میں مزدوری کر کے لائے، گھر میں فاقہ تھا، آدمی گھر میں دے دیں اور آدمی لاکر چپکے سے رکھنے لگے، حضور ﷺ نے بلایا اور اس کی مٹھی بھر کھجوریں مال کے ڈھیر پر رکھ دیں۔ یعنی اخلاص کی بھی قدر ہے۔ رمضان آرہا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: جو کہ کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانے چاہے ایک کھجور، دودھ یا پانی کے چند گھونٹ ہی پلا دے تو اللہ اسے بھی اتنا ہی ثواب دے گا جتنے روزے دار کو دے گا۔ آگے فرمایا:

﴿وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ﴾ ”اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں“

ایک تو رمضان کے روزے ہیں، اس کے بعد مخصوص نفلی روزے ہیں، اس کے علاوہ بھی نفلی روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ یہ میدان مردوں کے لیے بھی کھلا ہوا ہے عورتوں کے لیے بھی کھلا ہے (سوائے مخصوص ایام کے)۔ آگے فرمایا:

﴿وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ﴾ ”اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں“

شرم گاہوں کی حفاظت کا اہم ذریعہ نکاح کا پاکیزہ بندھن ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نوجوانو! تم میں سے جو

استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے۔ یہ نگاہ کو نیچا رکھتا ہے اور شرم گاہوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس نکاح کے ذریعے خاندان وجود میں آتا ہے، اس کے ذریعے پاکیزہ رشتے وجود میں آتے ہیں جو حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ باپ، بھائی، شوہر، اولاد، چچا، ماموں، دادا اور اسی طرح دیگر رشتے حفاظت کا بھی ذریعہ بنتے ہیں۔ آج مغربی تہذیب عورت کو ان تمام رشتوں سے آزاد کرنا چاہتی ہے تو پھر اس کے نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔ پھر اب یورپ کے بڑے دماغ سوچ رہے ہیں عورت کو واپس اس کے اصل مقام یعنی گھر میں کیسے لایا جائے۔ جبکہ قرآن میں اللہ نے پہلے ہی حکم دے دیا تھا:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ (الاحزاب: 33) ”گھروں میں قرار پکڑو۔“

ضرورت کے مطابق باہر جانے تو پروردہ، حجاب کا اہتمام کر کے جائے۔ اسلام زنا کی طرف لے جانے والے تمام راستوں پر بھی پابندی لگا تا ہے۔ ہم وحی کی اس تعلیم کو مان لیں تو یورپ کی طرح ٹھوکریں کھانے سے بچ جائیں گے۔ آگے فرمایا:

﴿وَالذَّاكِرَاتِ﴾ ”اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں“

یہ میدان بھی مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر کھلا ہے جو جتنا اللہ کا ذکر کرے وہ اس کے اختیار میں ہے البتہ بعض اہل علم کے مطابق اس میں عورت کے لیے کچھ خصوصی رعایت بھی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے: ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“ (مسند امام احمد)

ان دس صفات کے حامل مردوں اور عورتوں کے بارے میں آخر میں فرمایا:

﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾

”اللہ نے ان سب کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی تعلیمات پر یقین اور عمل کی توفیق دے اور ان دس صفات کا حامل بنا دے۔ آمین یا رب العالمین!



رمضان المبارک اور ہم!

ابوعبداللہ

لیے عام طور پر (Local Anesthesia) کا استعمال کیا جاتا ہے، اس دوران پانی کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ اس بات کا قوی امکان موجود ہوتا ہے کہ پانی، دوا، خون اور مسوزھوں کے گوشت کے اجزا وغیرہ میں سے کوئی چیز حلق سے نیچے اتر جائے اور اس طرح روزہ ٹوٹ جائے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ صرف اشد ضرورت میں ہی افطار سے پہلے دانت نکلویا جائے اور اگر ممکن ہو تو افطار کے بعد دانت نکلویا جائے۔ دانت کی filling اور Scaling میں بھی اس کا خیال رکھا جائے۔

انجکشن اور روزہ: انجکشن چاہے جلد، گوشت یا رگ میں لگا یا جائے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ روزہ ٹوٹنے کے لیے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ کوئی چیز بدن میں معتاد ہو۔ مثلاً منہ، ناک یا مقعد کے ذریعے۔ غیر معتاد راستے سے کسی چیز کے بدن میں داخل ہونے سے اصولاً روزہ نہیں ٹوٹتا۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ انجکشن کی نوعیت اور مقصد کا تعین انتہائی اہم ہے کہ انجکشن کا استعمال طاقت کے لیے ہے (مثلاً دوا منہ کے انجکشن یا ڈرپ وغیرہ) یا بخار اور درد وغیرہ کے لیے؟ اگر کوئی مریض پیاس بجھانے کے لیے یا بھوک مٹانے کے لیے روزے کی میں انجکشن (ڈرپ) کا استعمال کرتا ہے تو یہ روزے کی روح کے خلاف ہے اور اس مقصد یا اس نیت سے انجکشن کا استعمال انتہائی نامناسب حرکت ہے۔ لیکن اگر یہ درد یا بخار کا زور توڑنے کے لیے استعمال کیا جائے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ کسی خصوصی صورت حال مثلاً درد وغیرہ میں انجکشن کا استعمال کرنا یا نہ کرنا مریض کے اپنے تقویٰ پر بھی موقوف ہے۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ درد کو افطاری تک برداشت کر سکتا ہے اور اجازت کے باوجود انجکشن نہیں لگواتا اور تکلیف برداشت کرتا ہے تو اجازت پائے گا۔

آپریشن (Surgery) اور روزہ: آپریشن دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جن کو فوری طور پر (Emergency) کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے آپریشن روزے کے دوران فوری طور پر کر لیے جائیں مثلاً Appendicitis یا حادثے کی صورت میں ہڈی کا ٹوٹ جانا وغیرہ۔ دوسرے وہ جو کسی بھی مناسب وقت پر طے کر کے کیے جائیں۔ ان کو Elective Surgery / Cold Operation بھی کہتے ہیں۔ یعنی ایسے آپریشن جن کو جلدی میں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس صورت میں مریض کو سمجھا دیا جائے کہ آپریشن

صورت میں بھی قضا روزے رکھ لینا ضروری ہیں، اگر چہ فدیہ بھی دے چکا ہو۔

اگر مرض ایسا ہے جس میں دو لینے کے اوقات تبدیل کر کے، دو صبح و شام (سحری اور افطاری کے وقت) دی جاسکتی ہو اور اس سے مریض پر برے اثرات بھی مرتب نہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں روزہ رکھا جاسکتا ہے۔

وہ بیمار جو زوبصحت ہوں لیکن اگر وہ روزہ رکھیں تو صحت دوبارہ خراب ہونے کا قوی امکان ہو تو ایسے بیمار روزہ نہ رکھیں اور مکمل صحت یاب ہونے کے بعد قضا روزے رکھیں۔

بیماری یا سفر کی وجہ سے کوئی شخص اگر روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کے لیے رمضان کے تقدس کو ٹوٹنا رکھنا لازم ہے۔ اسے چاہیے کہ کھلے عام کھانے پینے سے اجتناب کرے۔

دردی شدت میں بھی روزہ چھوڑا جاسکتا ہے، لیکن اس شدت کی برداشت کا تعین مریض خود کرے گا۔

روزہ داروں کے چند عمومی مسائل اور طبی فقہی رہنمائی شوگر کے مریض، عمر رسیدہ افراد، دل کی بیماریوں اور قوت مدافعت کی کمی والے دوسرے مریضوں کو بیماری لگنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ مسلسل جسمانی تھکاوٹ اور ذہنی باؤ بھی قوت مدافعت میں کمی کا سبب بن سکتا ہے۔

رمضان میں باجماعت تراویح پڑھنا ایک نہایت مستحسن امر اور اسلامی عبادات کا اہم حصہ ہے لیکن فرض نہیں ہے۔ بیماری کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر تراویح گھروں میں پڑھی جائے۔

روزہ دار کا آنکھ، ناک یا کان میں دوا ڈالنا: آنکھ میں دوا ڈالنے کے بارے میں فقہاء کی عمومی رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کان کے اندرونی پردے (Tympanic membrane) کے صحیح اور سالم ہونے کا سونے صدیقین ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ شک کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ ماہر ڈاکٹر سے تصدیق کر لی جائے۔ پردہ پھینا ہو یا اس میں سوراخ ہو تو دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ دار کا دانت نکلوانا: دانت نکلوانے کے

اسلام دین فطرت ہے۔ اس پر عمل کرنے اور اس کی حدود و قیود کی پابندی کرنے سے انسان ترقی کر کے اس منزل کو پاسکتا ہے، جو فرشتوں کے مقام و مرتبہ سے بھی بلند و بالا ہے۔ انسانیت کی معراج کا حصول محبت و اطاعت الہی اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

فرائض و عبادات میں رمضان المبارک کی اہمیت ایک خاص شان رکھتی ہے۔ مسلمانوں کا معاشرہ اس مہینے میں ایک روحانی موسم لیے ہوتا ہے۔ ہر مریض اور توانا اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اس ماہ مبارک کی برکتوں سے پوری طرح فیض یاب ہو سکے۔ رمضان سے متعلق تمام احکامات اصلاً تو ایسے لوگوں کے لیے ہیں جو صحت مند ہوں، کیونکہ مریضوں کو ایک حد تک رخصت دی گئی ہے۔ تاہم، مرض کی نوعیت اور روزے کی وجہ سے مرض اور اس کے جسم پر مرتب ہونے والے ممکنہ اثرات وہ بنیادی عوامل ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے مریض اور ڈاکٹر باہمی مشورے سے روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر صورت حال ایسی ہو کہ تکلیف سے جسم کے کسی عضو کو شدید نقصان پہنچنے یا موت واقع ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو ایسی ناگزیر ضرورت میں نہ صرف مریض کے لیے لازم ہے کہ روزہ نہ رکھے بلکہ ڈاکٹر کے لیے بھی لازم ہے کہ وہ مریض کو صورت حال سے مکمل طور پر آگاہ کر کے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے۔

اس ضمن میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے لیے درج ذیل صورتوں کو پیش نظر رکھا جانا چاہیے:

ایسی معمولی بیماری کی صورت میں، جس سے مریض کو کوئی خطرہ لاحق ہو، نہ اس کو بہت زیادہ تکلیف ہو، اسے روزہ رکھنا چاہیے۔

ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے سے جسم کے کسی ایسے عضو کے خراب یا ضائع ہونے کا اندیشہ ہو، جو بقائے حیات (Vital organ) کے لیے ضروری ہو، مثلاً گردہ، دل، دماغ یا پھیپھڑے وغیرہ، تو روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

اگر مریض کسی عارضی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں قضا روزے ضرور رکھے۔ بعض اوقات دائمی بیماریوں سے بھی مریض صحت یاب ہو جاتا ہے، ایسی

کو رمضان کے بعد تک باسانی موخر کیا جاسکتا ہے اور ایسا کرنے سے اسے کوئی خطرہ بھی نہیں ہوگا۔ اس طرح اسے رمضان کے بابرکت مہینے کے روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے گی۔

ایسے آپریشنز جن میں (Local Anesthesia) کا استعمال ہوتا ہو، مثلاً آنکھ کے آپریشن یا جسم پر معمولی زخم یا پھوڑے وغیرہ کا آپریشن، یہ روزے کے دوران بھی کیے جاسکتے ہیں اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہاں یہ بات بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ اگر کوئی مریض یا ڈاکٹر آپریشن کو رمضان تک صرف اس لیے موخر کرتے ہیں کہ اس طرح روزوں سے بھی جان چھوٹ جائے گی تو یہ انتہائی نامناسب ہے کیونکہ یہ روزے جیسی اہم عبادت کے بارے میں ایک بہت غیر محتاط اور ناروا رویہ ہوگا۔

● حاملہ اور بچوں کو دودھ پلانے والی خواتین: اگر حاملہ عورت روزہ رکھنے سے تکلیف کی شدت محسوس کرتی ہو یا وہ خود تو حمل کی وجہ سے اپنی کسی موجودہ بیماری سے واقف نہ ہو یا روزہ کی وجہ سے دوران حمل پیدا ہونے والے متوقع مضر اثرات سے اعلم ہو، لیکن ڈاکٹر کو یہ علم ہو کہ اس وقت حمل اور روزے کے جمع ہونے کی وجہ سے حاملہ عورت ایک ایسی صورت حال سے دوچار ہو سکتی ہے کہ اگر وہ روزہ رکھتی ہے، تو آئندہ اسے کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے، جو خود اسے یا اس کے ہونے والے بچے کے لیے باعث تکلیف ہوگی، تو ڈاکٹر اسے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔ عورت خود اپنے تجربے کی بنیاد پر بھی روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

اسی طرح بچے کو اپنا دودھ پلانے والی عورت اگر تجربے کی بنیاد پر قوی امکان محسوس کرے کہ روزہ رکھنے سے اسے خود یا بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے یا معالج ڈاکٹر محسوس کرے کہ اگر یہ عورت روزہ رکھ کر بچے کو دودھ پلاتی رہے تو اسے یا اس کے بچے کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے، تو وہ روزہ نہ رکھنے کا فیصلہ کر سکتی ہے اور ڈاکٹر بھی اسے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں جتنے روزے نہیں رکھے گئے، بعد میں قضا روزے رکھ کر تعدا پوری کرنا فرض ہوگا۔

● دمہ (Asthma): دمہ کے ایسے مریض جنھیں سانس کی تکلیف کبھی کبھار ہوتی ہو، جو وقتی طور پر دوا کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتے ہوں اور پھر کئی کئی دن یا ہفتے دوائی کی ضرورت پیش نہیں آتی، انھیں روزہ رکھنا چاہیے۔ البتہ دمہ کے وہ مریض روزہ نہ رکھیں، جنھیں روزانہ دوائی

کی ضرورت ہوتی ہے اور گولیاں اور Inhalers دونوں استعمال کرنا ضروری ہوتا ہو۔ ایسے مریض رمضان کے بعد جب دن چھوٹے ہوں یا ان کی بیماری میں کمی ہو جائے تو روزے پورے کر لیں۔ اگر بیماری کے بہتر ہونے کا امکان کم ہو کہ وہ روزے رکھ سکیں تو بہتر ہے کہ بروقت فدیہ ادا کر دیں۔ ایسے مریض جنھیں سینے کی تکلیف اتنی زیادہ ہو کہ سانس مسلسل خراب رہتا ہو اور دواؤں کے بغیر گزار نہ ہوتا ہو، ان کے لیے روزے نہ رکھنا بہتر ہے۔

● اینہیلر (Inhaler) کے ذریعے بالعموم دوا کا زیادہ حصہ سانس کی نالی کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا ہے، لیکن کچھ دواؤں کے ذریعے بھی چلی جاتی ہے، جو معدے میں پہنچ جاتی ہے۔ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی صورت حال Spacer یا Nebulizer (جو اینہیلر کے نعم البدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے) کے ذریعے دوا کے استعمال کی بھی ہے۔ ان سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ بعض علماء کی رائے روزہ نہ ٹوٹنے کی بھی ہے۔ اگر مرض اتنا شدید ہو کہ روزے کے دوران بھی اینہیلر کا استعمال ناگزیر ہو تو بہتر یہی ہے روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضا روزے مکمل کر لے یا دوائی صورت میں فدیہ ادا کر دے۔

● گردے کی پتھری (Kidney stones): رمضان میں پانی کے کم استعمال سے گردے کی پتھری کے مریضوں کو درد شروع ہو سکتا ہے، خاص کر گرمیوں کے روزوں میں اس کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اگرچہ کچھ مریضوں میں روزوں کے باوجود درد کی شکایت نہیں ہوتی، اگر مریض کو یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ روزہ رکھنے سے اسے شدید درد شروع ہو جاتا ہے تو ایسے مریضوں کو سال کے دوسرے مہینوں میں جب موسم سرد ہو اور دن چھوٹے ہوں، قضا روزے رکھنے چاہئیں۔

● یرقان (Hepatitis): یرقان/ہپائٹائٹس اے، بی، سی، ای، ای ڈی دوائیوں کے مضر اثرات (Side effects)، دونوں صورتوں میں شروع کے چند دن یا ہفتے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش موجود ہوگی، کیونکہ عام طور پر ان دنوں میں مریضوں کو کھانے میں مٹیھی چیزوں (گلوکوز وغیرہ) کا استعمال زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مریض اگر زیادہ دیر تک کھانے کا استعمال نہ کریں تو خون میں شوگر کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

● دائی یرقان یعنی ہپائٹائٹس بی اور سی کے وہ مریض کے جن کو کوئی پیچیدگی درپیش نہ ہو، روزہ رکھ سکتے ہیں۔ یرقان کے ایسے مریض جن کا وزن زیادہ ہو تو انھیں روزے سے فائدہ بھی ہو سکتا ہے۔ مریضوں کو یہ بات بھی

بتا دینی چاہیے کہ اگر ان کا علاج رمضان کے بعد تک موخر کیا جائے تو ان کی بیماری بڑھنے کا کوئی امکان نہیں اور چونکہ اللہ نے ان کو رمضان کے روزے رکھنے کا موقع دیا ہے، اس لیے ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

● البتہ یرقان کے وہ مریض، جنھیں کسی پیچیدگی کا سامنا نہ ہو، مثلاً پیٹ میں پانی کا جمع ہونا (Ascites) یا جگر کی بیماری کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی صورت حال پیدا ہوگئی ہو (Hepatic Encephalopathy) تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور فدیہ دینا ہی زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ بعد میں بھی روزے رکھنے سے تکلیف کے بڑھنے کا احتمال ہوتا ہے اور مکمل صحت یابی کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

● شوگر کی بیماری: شوگر کے کنٹرول کے لیے کچھ مریضوں کو انسولین کے انجکشن مسلسل استعمال کرنے پڑتے ہیں اور اس کے بغیر شوگر بہتر طریقے سے کنٹرول نہیں ہو سکتی۔ ان مریضوں میں بعض اوقات انجکشن کے استعمال سے خون میں شوگر کی مقدار میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور یہ امکان ان مریضوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے جو شوگر کے لیے گولیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے وہ مریض جو انسولین استعمال کرتے ہیں، ان کے لیے عمومی طور پر روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہوتا ہے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے۔ کیونکہ اس بات کا امکان کم ہوتا ہے کہ مریض اتنا ٹھیک ہو جائے کہ اس کو انسولین کی ضرورت بھی نہ رہے اور روزہ رکھنے کے قابل بھی ہو جائے۔ البتہ وہ مریض جن کی شوگر افطاری میں ایک انجکشن لگانے سے کنٹرول ہو سکتی ہو تو ایسے مریض اپنے تجربے کی بنیاد پر روزہ رکھ سکتے ہیں، البتہ ان کو شوگر کی کمی کی علامات پوری طرح معلوم ہونی چاہئیں۔

● شوگر کے وہ مریض جو گولیوں کا استعمال کرتے ہیں، ان میں گولیاں عمومی طور پر دو گروہس کی ہوتی ہیں۔ ایک گروپ (Biguanides) کہلاتا ہے، جو بازار میں Glucophage اور دوسرے ناموں سے دستیاب ہیں۔ اگر مریض صرف ان کا استعمال کر رہا ہے تو یہ مریض عام طور پر روزے رکھ سکتا ہے۔ دوسرا گروپ Sulphonylurea کہلاتا ہے اور بازار میں یہ Daonil اور دوسرے ناموں سے دستیاب ہے۔ یہ مریض بھی روزے رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں شوگر کے کم ہونے کی پرانی تاریخ موجود ہے تو ڈاکٹر کو چاہیے کہ اس صورت میں مریض کو مکمل طور پر دوا کے اثرات سے بھی آگاہ کرے اور باہمی تبادلہ خیال کے بعد روزے

رکھنے یا ندرکھنے کا فیصلہ کریں۔

عام طور پر دوا کا استعمال صبح اور شام کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر حضرات دوا کی مقدار میں ضروری تبدیلی کر کے سحری میں کم اور شام میں زیادہ کر سکتے ہیں، تاکہ دن میں روزے کے دوران خون میں شوگر کی کمی کا امکان کم سے کم ہو جائے۔

⊗ شوگر کی علامات: دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، ہلکے ٹھنڈے پسینے آنا، زیادہ جھوک لگنا اور میٹھی چیز کھانے کی فوری خواہش پیدا ہونا، ذہنی حالت کا متغیر ہونا (Disorientation) یا بے ہوشی طاری ہونا۔ آخر الذکر دو علامات مریض خود نہیں بلکہ دوسرے لوگ ہی دیکھ کر بتا سکتے ہیں اور اس صورت میں آس پاس موجود لوگ اس مریض کو روزے کی حالت میں ہی کوئی میٹھی چیز فوراً کھلا کر نزدیکی ڈاکٹر کے پاس یا ہسپتال لے جائیں۔

یہ روزہ بعد میں قضا رکھا جاسکتا ہے۔

شوگر کے تمام مریضوں کو عموماً اور رمضان کے دوران خصوصاً اپنے ساتھ کوئی نہ کوئی میٹھی چیز، مثلاً چینی، ٹافیاں وغیرہ ضرور رکھنی چاہئیں، تاکہ کسی بھی ایمرضی کی صورت میں ان کا استعمال کیا جاسکے۔ نیز شوگر کے مریض ہمیشہ اپنے ساتھ ایک کارڈ رکھیں، جس میں نشاندہی کی گئی ہو کہ وہ شوگر کا مریض ہے، تاکہ بے ہوشی کی صورت میں اسے ابتدائی طبی امداد مہیا کی جاسکے۔

یاد رکھیے، شوگر کے نیم ہیپوش مریض کے خون میں شوگر کم یا زیادہ ہو سکتی ہے، لیکن اصول یہ ہے کہ اگر کمی یا زیادتی کا فیصلہ کرنے میں شک ہو، تو انتظار کیے بغیر مریض کو روزے کی حالت میں ہی فوری طور پر چینی دی جائے، کیونکہ ایسا نہ کرنے سے مریض کو زیادہ خطرہ ہوگا اور اگر مریض کی شوگر کم ہے تو یہ مریض کی موت کا سبب بن سکتی ہے۔ لیکن اگر مریض کی شوگر زیادہ ہے اور آپ اس کو کچھ مزید بھی دے دیں، تو وقتی طور پر شوگر کی زیادتی زندگی کے لیے خطرے کا سبب نہ بنے گی۔

⊗ معدے کی بیماریاں (السر یا زخم معدہ) اور تیزابیت: معدے کی تیزابیت کم کرنے اور السر کے علاج کے لیے اس وقت بہت سی ادویات دستیاب ہیں اور ان کا اثر چند گھنٹوں سے لے کر ایک یا دو دن (24 سے 48 گھنٹے) تک ہوتا ہے۔ اس لیے دوا کے استعمال کے بعد اب اس بات کا امکان بہت کم ہوتا ہے کہ مریض کو کوئی خطرہ مثلاً تیزابیت کے بڑھنے یا Perforation کا خطرہ لاحق ہو۔ اگر مریض سحری میں زیادہ اثر والی اور زیادہ دیر تک اثر رکھنے والی (Long Acting) دوا استعمال کریں، تو بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتے ہیں۔

بہت کم مریض ایسے ہوتے ہیں جو دوا کے کم استعمال کی وجہ سے تکلیف میں ہو سکتے ہیں، انھیں روزہ ندرکھنے کی رعایت دی جاسکتی ہے۔

کچھ خصوصی حالات جن میں معدے کی تیزابیت اور زخم بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مثلاً (Zolinger Ellison Syndrome) تو ان میں روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ معدے کی کئی دوسری بیماریاں مثلاً بد ہضمی (Dyspepsia) وغیرہ روزے میں بہتر ہو جاتی ہیں بشرطیکہ سحری اور افطاری میں احتیاط برتی جائے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ رمضان میں افطاری کے بعد چٹ پٹے اور چٹخارے دار پکوانوں سے اجتناب کرنے سے نظام ہضم ٹھیک رہتا ہے۔

⊗ دل کی بیماریاں: خون کے انجماد (کلاٹ) کی بنا پر دل کا دورہ ایک ایسی بیماری ہے، جس میں دل اپنی پوری قوت سے خون کو پمپ نہیں کر سکتا اور دل کا سائز بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجے میں مریض کو سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے اور سانس جلد پھول جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ پاؤں میں سوجن بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ بیماری کم ہوتی ہے اور صبح شام دوائی استعمال کرنے سے مریض ٹھیک رہتا ہے اور اس کو سانس کی تکلیف یا پاؤں کی سوجن وغیرہ نہیں ہوتی، ایسے مریض روزہ رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ محسوس کریں کہ سانس کی تکلیف ہے تو پھر روزہ رکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ یہ بیماری جب زیادہ ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ معمولی کام کرنے سے بلکہ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے یا لیٹنے سے بھی سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو دوسری دواؤں کے ساتھ ساتھ اکثر پیشاب آور دواؤں بھی استعمال کرنا پڑتی ہیں، جس کی وجہ سے پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔ ایسے مریض جن کو بیماری زیادہ ہو، ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے، اور بعد میں جب حالت بہتر ہو جائے تو قضا روزے رکھے جاسکتے ہیں۔

چند صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں مکمل صحت یابی کا امکان نسبتاً کم ہوتا ہے مثلاً Cardiomyopathy وغیرہ کے مریضوں کو فدیہ دینا ہی بہتر ہے۔

دل کی ایک اور بیماری جسے انجمادنا (Angina) کہتے ہیں۔ اس میں مریض کو سینے یا ہاتھ میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ درد اگر صبح شام دوا کے استعمال سے کنٹرول ہو سکے تو روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر درد کنٹرول کرنے کے لیے دن میں بھی دوا استعمال کرنی پڑ رہی ہو تو روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ درد زیادہ وقت رہے تو دل کی تکلیف خطرناک صورت بھی اختیار کر سکتی

ہے۔ ایسے مریضوں کو اکثر اوقات دواؤں کے استعمال سے افاقہ ہو جاتا ہے اور یہ بعد میں قضا روزے رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ بصورت دیگر فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔

⊗ گھبراہٹ / اداسی کی بیماری (Depression / Anxiety): ان بیماریوں کے شدید دور کے گزر جانے کے بعد مریض، ڈاکٹر کے مشورے سے، ہر 24 گھنٹے میں Antidepressants Benzodiazepines کی باعموم ایک یا دو خوراکیں کے استعمال سے اپنی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے روزے رکھ سکتا ہے۔ یہ خوراک حسب ہدایت افطار کے بعد یا سحری کے وقت لی جا سکتی ہے۔

⊗ مرگی (Epilepsy): اس بیماری میں استعمال ہونے والی وہ دواؤں جو دو وقت دی جاتی ہیں، وہ آسانی سے سحر و افطار میں دی جاسکتی ہیں، تاہم کچھ دواؤں میں تین مرتبہ بھی تجویز کی جاتی ہیں جنہیں سحر و افطار اور بعد از تراویح لیا جاسکتا ہے۔ کچھ صورتوں میں دوائی کی مقدار بڑھا کر اسے دو وقت (سحر و افطار) بھی دیا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ خون میں شکر کی مقدار کم کی اور نیند کی بے قاعدگی سے دور آنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اگر مریض اپنے تجربے سے یہ بات جانتا ہے کہ روزہ رکھنے سے اسے دورہ پڑتا ہے تو روزہ ندرکھے۔

مریضوں کو یہ مشورہ دیا جانا چاہیے کہ سحری میں اچھی خوراک لیں اور افطاری میں دیر نہ کریں۔ جہاں تک نیند کی بے قاعدگی کا تعلق ہے، مریضوں کو رمضان میں سونے کے لیے نئے معمول پر چلنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے، جیسے تراویح کے فوراً بعد سو جانا اور سحری کے بعد نہ سونا، اس ہدایت پر عمل کرنے سے عبادت کے لیے بھی اچھا خاصا وقت مل سکتا ہے۔ ان بیماریوں میں جتنا اکثر مریض بغیر کسی مسئلے کے روزہ رکھنے کے قابل ہوتے ہیں، تاہم دوائیوں کی مقدار اور دوائی لینے کے اوقات کا خیال رکھنا اور اگر ضرورت پڑے تو آزر نو انھیں متعین کرنا ضروری ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ کچھ مریض اپنی بیماری یا علاج کی ضرورت کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہوتے۔ البتہ جہاں تک ممکن ہو، روزہ رکھنے کی خواہش کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کیونکہ روزہ انھیں اپنے روزمرہ معمولات پر دسترس اور اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے قابل ہونے کی وجہ سے ایک عظیم مسلم امہ کا حصہ ہونے کا احساس دلائے گا، جو ان کی جسمانی اور نفسیاتی صحت کے لیے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔



مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام آل پاکستان آن لائن تربیتی ورکشاپ برائے ناظمین نشر و اشاعت (حلقہ)

ہفتہ 11 مارچ 2023ء کو مرکزی شعبہ نشر و اشاعت کے زیر اہتمام مرکز تنظیم اسلامی دارالاسلام چوہنگ لاہور میں آل پاکستان آن لائن تربیتی ورکشاپ برائے ناظمین نشر و اشاعت (حلقہ) کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں گوگل میٹ پر آن لائن ملائند، خیر پختونخوا، جنوبی، پنجاب، شمالی، اسلام آباد، پنجاب، پشور، ہار، گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، پنجاب، جنوبی، حیدرآباد، کراچی، شمالی، کراچی، وسطی، کراچی، جنوبی اور بلوچستان کے ناظمین نشر و اشاعت نے شرکت کی۔ بعض حلقہ جات کے امرا بھی شریک ہوئے۔

ورکشاپ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت مرکزی ناظم نشر و اشاعت ایوب بیگ مرزا صاحب نے حاصل کی۔ انہوں نے شرکاء کو ورکشاپ کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد ابتدائی سیشن میں نائب ناظم جرائد، ریسرچ و انتظامی امور رضا الحق صاحب نے شرکاء کو ورکشاپ کے شیڈول اور گوگل میٹ پر گفتگو کے فارمیٹ اور قواعد و ضوابط سے آگاہ کیا۔ تنظیم اسلامی کا سیاست کے بارے میں اصولی موقف بیان کیا۔ موجودہ دور کے الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کی اہمیت کے حوالے سے بھی بات کی گئی۔ تنظیم اسلامی کے وسیع تر کیوں پرنشر و اشاعت کا کام کہاں فٹ بیٹتا ہے، کے عنوان سے گفتگو کی۔ اس کے بعد شرکاء کو ورکشاپ کی آن لائن حاضری لی گئی اور شرکاء نے اپنا تعارف کروایا۔

اگلے سیشن میں امیر محترم شجاع الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ورکشاپ کے شرکاء کے نام خصوصی ویڈیو پیغام بعنوان ”اقامت دین کی جدوجہد میں میڈیا کی ادا کر سکتا ہے“ چلایا گیا۔ امیر محترم نے فرمایا شرعی حدود کی پاسداری کے ساتھ میڈیا کا استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی دعوت و تبلیغ کے لیے اس دور کے معروف طریقوں میں سے برائی کے پہلو نکال کر باقی سب اسلوب اختیار فرمائے۔ دین کی دعوت اور باطل کے ابطال کے لیے میڈیا کا استعمال ہمارے اسلاف سے بھی ثابت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فقہ جزیہن وار کے ذریعے مغرب ہم سے ہماری تہذیبی اقدار چھین رہا ہے۔

ہمیں اس کے آگے بند باندھنے کی اشد ضرورت ہے۔ میڈیا کے ذریعے اسلامی تہذیب کو اجاگر کرنے کے لیے مواد اور لٹریچر فراہم کر کے مغربی تہذیب کے اثرات سے بچا جاسکتا ہے۔ ملک میں اسلامی انقلاب کے عملی طور پر برپا کرنے کے لیے نوجوان نسل کی روحانی اور اخلاقی تربیت کر کے انہیں باشعور بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اسلامی مروجہ انتخابی سیاست اور مسلح بغاوت کو رد کر کے انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج پر پرامن، منظم تحریک کے ذریعے انقلاب برپا کرنے کی قائل ہے۔ ہمیں عوام الناس کی فکری راہنمائی کے لیے میڈیا کے ذریعے اسلام کے صحیح فکر کو اجاگر کر کے اپنے حصے کا چراغ جلانا ہوگا۔

اس کے بعد رضا الحق صاحب نے حلقہ کے ناظمین نشر و اشاعت کی نظام العمل میں ذمہ داریاں اور ان کی وضاحت کے موضوع پر مفصل گفتگو کی۔ یثاق اور ندائے

خلافت میں شائع ہونے والے ادارے اور میر محترم کے خطاب جمعہ کو دوبارہ پرنٹ میڈیا میں شائع کروانے کے حوالے سے بات ہوئی۔ علاوہ ازیں مینیول میں درج مختلف سرگرمیوں کے لیے رہنما اصولوں کا تعارف پیش کیا۔ ان تمام معاملات میں نظم کی پابندی کے لیے بنائے گئے تنظیم اسلامی کے ”چیمین آف کمانڈ“ کو بھی واضح کیا۔ اس کے بعد نائب ناظم پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا و سیم احمد نے پریس ریلیز بنانے، اجراء اور تریل کے رہنما اصولوں پر تفصیلی گفتگو کی۔ دیگر شعبہ جاتی سرگرمیوں کے لیے رہنما اصولوں پر خطاب کیا۔ شرکاء کے سامنے تصویری اور فیلڈ ورک سے متعلق اہم نکات بیان کیے۔ مقرر نے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے رپورٹر اور میڈیا حضرات سے ملاقات، ندائے خلافت، یثاق اور اداریوں اور دیگر مضامین کی مقامی اخبارات میں اشاعت، امیر محترم کی پریس کانفرنس کے انعقاد، مختلف تنظیمی پروگراموں مثلاً مظاہروں، امیر محترم کے خصوصی پروگراموں اور خطابات اور آگاہی منکرات مہمات اور دیگر سرگرمیوں کے لیے نشر و اشاعت کے حوالے سے رہنما اصولوں پر مفصل بات چیت کی۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح میڈیا کے مقامی نمائندوں سے بہتر تعلقات بنا کر ان سے تنظیمی امور میں معاونت حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس بات کا بھی اعتراف کیا گیا کہ الیکٹرانک میڈیا پر تنظیم کی نشر و اشاعت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے کوشش جاری ہے کہ ٹی وی چینلز کو بھی دعوت کے لیے استعمال کیا جائے۔ نائب ناظم رضا الحق نے شرکاء کو بتایا کہ امیر محترم کی حلقہ آمد سے قبل میڈیا کے لوگوں، کاروباری حضرات، علماء کرام اور سیاسی شخصیات سے ملاقات کا بندوبست کیا جائے۔ اس حوالے سے سالانہ پلانز کو فالو کیا جائے۔ اگلے سیشن میں نائب ناظم نشر و اشاعت رضا الحق صاحب نے ناظمین نشر و اشاعت (حلقہ) کی ماہانہ رپورٹ پر تفصیلی گفتگو کی اور شرکاء کے لیے رپورٹ کو پُر کرنے کا طریقہ کار واضح کیا۔ اور بتایا گیا کہ ماہانہ رپورٹ بروقت مرکز کو فراہم کی جائے۔ حلقہ جات سے موصول رپورٹس کی سری بھی پیش کی گئی۔ اس کے بعد سوال و جواب اور تبادلہ خیال کی تفصیلی نشست ہوئی۔ جس میں شرکاء نے نشر و اشاعت کے پیشہ وارانہ امور سے متعلق سوالات ذمہ داران مرکزی نشر و اشاعت کے سامنے رکھے۔ شرکاء نے نشر و اشاعت کے مختلف امور کے حوالے سے اپنی تجاویز بھی دیں۔

آخر میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت ایوب بیگ مرزا نے ”سیاست اور میڈیا باہمی تعلق“ پر ورکشاپ کے شرکاء سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ بتاتی ہے کہ میڈیا کا کردار مختلف اوقات میں مختلف انداز میں رہا ہے۔ لیکن جب سے یہ جمہوری طرز حکومت دنیا پر نافذ ہوا ہے اس حوالے سے تو میڈیا کا رول بہت بڑھ گیا ہے اور اتنا بڑھ گیا ہے کہ آج اسے حکومت کے چوتھے ستون کے طور پر جانا جاتا ہے۔ میڈیا کا اصل کام تو یہ ہے کہ کسی پیغام کو یا خبر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا۔ بانی محترم فرمایا کرتے تھے کہ باطل کو کھڑا ہونے کے لیے کسی نہ کسی درجے میں حق کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر آج میڈیا پر ظالم، وڈیرے، جاگیرداران سب کے مظالم کی بات باہر آ جاتی ہے۔ آزادی اظہار رائے ہوتی ہے، لوگوں کو بات کرنے کی آزادی ہوتی ہے۔ وقت کی حکومت یا وقت کی ایلٹ کے جبر کے خلاف بات کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے۔ لیکن میڈیا کے نقصانات بھی بہت زیادہ ہیں اور پھر سرمایہ دارانہ نظام نے اپنے فائدے کے لیے اس کو بطور ہتھیار استعمال کیا ہے۔ مثلاً نائن ایون ہو ظلم کوئی کر رہا ہے اور دہشت گردی کا

سپریم کورٹ کے شریعت ایپیلیٹ بیج سے اپیل!

وفاقی شرعی عدالت کے حرمتِ سود کے فیصلہ کے خلاف
دائر اپیلوں کو فی الفور خارج کیا جائے۔

وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ کو 300 سے زائد نو گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک حکومت اور معیشت سے متعلق ریاستی اداروں کی جانب سے اس پر کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی جبکہ اس فیصلہ کو کئی افراد، اداروں اور بینکوں کی جانب سے سپریم کورٹ کے شریعت ایپیلیٹ بیج میں چیلنج کیا جا چکا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ۔ گویا مملکتِ خداداد پاکستان میں سودی نظام کے خاتمہ کا معاملہ ایک مرتبہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ آج پاکستان کی معاشی حالت انتہائی دگرگوں ہے۔ وطن عزیز کی معیشت گویا اس وقت وہیٹی لیٹر پر ہے۔ غربت، افلاس، بے روزگاری، مہنگائی عروج پر ہیں۔ زرمبادلہ کے ذخائر خطرناک ترین سطح تک گر چکے ہیں۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ملک ڈیفالٹ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ صنعتیں بند ہو رہی ہیں۔ برآمدات کی گنجائش ہی نہیں رہی اور درآمدات کے لیے رقم نہیں۔ ڈالر کے مقابلے میں روپیہ مسلسل گر رہا ہے۔ بنیادی ضروریات زندگی کی تمام اشیاء عوام کی ایک عظیم اکثریت کی پہنچ سے باہر ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ حکومت IMF کی تمام شرائط کو من و عن تسلیم کر کے ایسے معاشی فیصلے لے رہی ہے جس کی وجہ سے عوام الناس پوس کر رہ گئے ہیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پاکستان کی معاشی بدحالی کی بنیادی وجہ سودی معیشت ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت ایپیلیٹ بیج میں دائر اپیلیٹوں اور حقیقت اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب بن رہی ہیں۔ مسلمانان پاکستان کی نگاہیں اس وقت عدلیہ پر مرکوز ہیں کیونکہ قوم کو سود کی نحوست سے بچانے کے لیے عدلیہ ہی کلیدی رول ادا کر سکتی ہے۔ لہذا سپریم کورٹ کے شریعت ایپیلیٹ بیج سے پُر زور اپیل ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف تمام اپیلوں کو خارج کیا جائے۔ عدالتِ عظمیٰ سے استدعا ہے کہ حکومت اور معیشت سے متعلق تمام اداروں کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وہ اپنی آئینی اور قانونی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے وفاقی شرعی عدالت کے حکم کے مطابق ملکی معیشت کو جلد از جلد اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جاری اس جنگ کو ختم کریں تاکہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور ہم دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

ایچ۔ عظیم: شجاع الدین بیج

بانی تنظیم: ڈاکٹر سراج احمد بیج

دائر الاسلام مرکز تنظیم اسلامی، 23 کلومیٹر، ملتان روڈ، چوہنگ لاہور

Email: markaz@tanzeem.org
www.tanzeem.org

فون: (042) 35473375-78

ٹھیکہ کسی اور پر لگ رہا ہے۔ میڈیا کے ذریعے سے سیاہ کوفیڈ اور سفید کوسیاہ ثابت کیا گیا۔
افغان طالبان نے جوانی کا ردوائی کی تو وہ دہشت گردی بتائی گئی۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم میڈیا سے دور ہٹ جائیں بلکہ ہم میڈیا کا صحیح استعمال کریں۔ ہمارے ہاں بڑا ایک بے ہودہ سا جملہ بولا جاتا ہے یہ تو مولوی ہے اس کا سیاست سے کیا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاست اسلام کا حصہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یعنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ کئی دور میں مکہ میں انٹرنیشنل سیاست ہو رہی تھی۔ سب سے بڑی مثال یہ کہ ایران اور روم کی جنگ ہو رہی تھی تو بحث ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قریش مکہ کے درمیان ہو رہی تھی۔ پھر جب بھی ہم جمہوریت کا نام لیتے ہیں تو ہمارے ذہن میں مغرب کی جمہوریت آجاتی ہے۔ اصل میں جمہوریت نام صرف ووٹ کا نہیں ہے، جمہوریت ایک طرز عمل ہے، جمہوریت ایک رویہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں لوگ باتیں کر رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بعد ہم فلاں بندے کو خلیفہ بنائیں گے۔ تو آپ نے اس کو کس طریقے سے رد کیا کہ یہ عوام کا حق ہے۔ وہ قبلی زمانہ تھا، اب زمانہ بدل گیا ہے۔ 24 کروڑ عوام میں قبائل کا معاملہ نہیں ہو سکتا۔ اب تو عوام کو حق رائے دہی دینا پڑے گا۔ بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے جو جمہوریت کو پاکستان کی ماں اور اسلام کو پاکستان کا باپ کہہ دیا تھا، اس کے بڑی ٹھوس بنیاد تھی۔ یقیناً پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے۔ یقیناً پاکستان مملکتِ خداداد ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان بننے کا ذریعہ جمہوریت تھی۔ پھر یہ کہ انقلاب لانے کے تقاضے اور ہیں۔ اور انقلاب لانے کے بعد حکومت کو چلانے کے تقاضے اور ہیں۔ ہم نے اگر پاکستان میں اسلام نافذ کرنا ہے تو ہمیں پاکستان کو مستحکم کرنے کے لیے پاکستان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ ہم لوگوں کو بتائیں کہ ہم اسلام کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں اور اسلام کے نفاذ کے لیے ہمیں جو "جگہ" چاہیے اس کے استحکام کے لیے بھی ہم کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم واقعتاً پاکستان کو قائم رکھنے اور اس میں اسلام کے نفاذ کے لیے کام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے تاکہ ہم صحیح طریقہ اختیار کر کے اس میں کامیاب ہو جائیں۔

ورکشاپ کا اختتام ظہر کی نماز سے قبل دعا کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اقامت دین کی جدوجہد کے اس قافلہ میں تن من و دھن لگانے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے اپنی رضا اور آخری نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

(رپورٹ: جاری کردہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان)

اللہ وارت اللہ راجحون دعائے مغفرت

☆ حلقہ بہاول نگر کے منفر د رفیق طفیل بھٹی کے والد حافظ محمد یونس وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0302-4861332

☆ مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم کی اہلیہ اور محمد عزیز الرحمن خورشیدی کی بھابھی وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0302-6332134

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَادْخُلْهُمَا
فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک بھر میں

دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

سلیم الدین	رائل پبلش بینکلوٹ سیکٹر 11-L، نارتھ کراچی 0312-0293782
محمد ارشد	چاندی بینکلوٹ ناظم آباد نمبر 4، کراچی 0300-8293917
سید فاروق احمد	گھانچی ایسوسی ایشن کیونٹی ہال بلاک L، نارتھ ناظم آباد 0321-2226020
سید نعمان اختر	ایس ایس بینکلوٹ D-1 ایف بی ایریا بلاک 5، نزد طاہر والا چورنگی 0322-9102094
خرم احمد	مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی یاسین آباد، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا 0313-4455515
عمران چھا پڑا	اقراء یونیورسٹی بحریہ ٹاؤن کراچی 0344-7905057
عزیز ظفر صدیقی	الخیر کیونٹی سینٹر، ابراہیم ولز جامعہ ملیہ روڈ، لیسرٹی کراچی 0333-2392278
محمد حسین	شان مغلیہ لان، ماڈل کالونی، جناح ایونیورسٹی 0332-2210335
فیصل منظور	رائل لاؤنج، بزنس ریکارڈ روڈ، نزد گرو مندر 0321-2633000
انجینئر محمد عثمان علی	پی آئی اے زمری (PIAN) بینکلوٹ نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 16 0332-2560265
سید وجاہت علی	ایم سی ای لان (MCC)، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، اکیسٹیم 33 0333-2194114

دورہ ترجمہ قرآن، صوبہ پنجاب حلقہ پنجاب شمالی (راولپنڈی)

مقام	مدرس
دیوان خاص میرج ہال نزد میریال روڈ راولپنڈی کینٹ 0332-5151916	وقار احمد/دلاور علی
تھری روز میرج ہال عسکری بینک پلازہ خواجہ کارپوریشن اڈیالہ روڈ راولپنڈی 0321-5159579	حمزہ شاہد
روز میری بینکلوٹ بحریہ فیئر 7 نزد اللہ سکوائر، راولپنڈی 0301-5445548	سعد محمود
المعراج شادی ہال کینٹی چوک، راولپنڈی 0300-5158417	عادل یامین
جامع مسجد حرمین شریفین گلزار قائد راولپنڈی 0346-5070646	نعمان طارق
حمزہ شادی ہال سیکٹر 14 ٹیرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی 0333-3004729	محمد شہریار
موسیٰ شادی نزد کھنڈ پل سروس روڈ، راولپنڈی 0343-5477684	عمیر نواز خان
مدرسہ ربیع القرآن محلہ گلزار آباد پنڈی گھیب 0300-5089208	قاری غلام مرتضیٰ

دورہ ترجمہ قرآن، کراچی شمالی

مقام	مدرس
عرش بریں لان SB-164 سیکٹر B-4 نزد 4K چورنگی سر جانی ٹاؤن 0300-2193877	عاطف محمود

حافظ محمد اسلم	سفرون میرج لان، نزدگلف شاپنگ سینٹر، تین کموار مین کاشن روڈ 0333-3367704
ڈاکٹر وقاص علی	سنو، سمجو، بیکھواسکول، پلاٹ نمبر 435، بیکٹر G6، نزد D-11 قبرستان، بالمقابل عثمانیہ مسجد، مہران ٹاؤن 0302-0275446
سہیل صدیقی	تابش لان پلاٹ نمبر 7-C سیکٹر X-1 گلشن معمار 0321-2730761

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ کراچی شمالی

مدرس	مقام
محمد ساجد الدین	امامہ لان سیکٹر 16/1 گلشن بہار نزد جرن اسکول اورنگی ٹاؤن کراچی 0321-2260360

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ پنجاب جنوبی

مدرس	مقام
مرزا قمر رئیس	راجستان میرج کلب، ممتاز آباد
جام عابد حسین	قرآن اکیڈمی، کوٹ اود
سلیم اختر	قرآن اکیڈمی، آفیسرز کالونی، ملتان
ڈاکٹر طاہر خاکوانی	قرآن اکیڈمی، بی زیڈ یو کیسپس، ملتان
فاروق احمد	مسجد قرطبہ، ملتان کینٹ
اسد انصاری	النور فنکشن ہال، نیو ملتان
عرفان بٹ	مسجد حاجرہ یسین، بی سی جی چوک، ملتان
محمد شہر یار خان	آئیڈیل مارکی طارق روڈ، ملتان
قاری ندیم ملک	نیکسس اسکول، بہاولپور
عثمان صابر	آئیڈیل مارکی طارق روڈ، ملتان
محمد آصف	رویلز میرج کلب، خانپوال روڈ، ملتان
ویڈیو	خواجہ میرج کلب، شجاع آباد
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مسجد جامع القرآن سرگودھا

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ پنجاب جنوبی

مدرس	مقام
علی عمران	ماڈل ٹاؤن، ڈی جی خان 0300-9603577

راشد حسین شاہ	بل ٹاپ بینک روٹ نزد بلوچستان سٹی، بلاک 17 0321-8290465
عمر انعام جعفری	حسن بینک روٹ، نزد continental Bakry، بالمقابل زرعی ترقیاتی بنک بلاک 15 0346-8207489
ڈاکٹر انوار علی	KASA لان، KESC ایسپلائز سوسائٹی، نزد مرجم ٹاور 0334-3919911
اسامہ جاوید عثمانی	ROTANA بینک روٹ، بلاک 12 گلستان جوہر نزد منور چورنگی 0301-8215545

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ کراچی جنوبی

مدرس	مقام
ڈاکٹر محمد الیاس	مسجد جامع القرآن، اکیڈمی ڈیفنس، اسٹریٹ 34، خیابان راحت ڈیفنس فیز 6 0333-3391020
محمد عامر خان	گلستان انیس کلب، بل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ 0321-9221929
محمد نعمان	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھائی، کراچی 0336-9211177
محمد ہاشم	ملن بینک روٹ، پلاٹ نمبر 484-483 B سیکٹر A-35، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 0336-2129166
محمد رضوان	بملا لان، نزد جنگ اخبار بلڈنگ و شاہین کپلیکس، آئی آئی چندر نگر روڈ 0333-3870773
محمد سہیل راؤ	قرآن مرکز لاندھی: 861، بیکٹر D37، نزد رضوان سویٹس (بابر مارکیٹ) لاندھی 2، کراچی 0300-9251207
عاطف اسلم	ریڈیس مین میرج لان، KPT انٹر چینج بالمقابل ایکسٹینشن، فیز 7 ڈیفنس، نزد اتیار سپر مارکیٹ، PSO پٹرول پمپ 0300-2961965
انجینئر ندیم حسین	First Floor, Moin Sanitary, Near Attock Petrol Pump Korangi Crossing ☆ 0302-0275546

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ سرگودھا

مدرس	مقام
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	البرکہ ہال، سول لائن، جوہر آباد 0333-6813350

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ سرگودھا

مدرس	مقام
نورخان	مسجد بیت المکرم، پی اے ایف روڈ، میانوالی 0332-7722972

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

مدرس	مقام
ڈاکٹر حافظ محمد مقصود	حلیم ٹاور، نشتر آباد، پشاور شہر 0345-9121006
عبدالناصر صافی	گلبرگ پشاور صدر 0333-9102402
فضل باسط	انڈسٹریل اسٹیٹ حیات آباد پشاور 0301-8093738
فیصل ظہیر قاضی	سیانج فرنچائز فیکٹری نوشہرہ 0301-8093738
ارشاد علی	شیخ ملتون ٹاؤن مردان 0311-1087085

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ لاہور شرقی

مدرس	مقام
انجنا لطیف	رائل پبلس بیدیاں روڈ لاہور 0300-8450098
شیر انگن	نور محل ٹیکوٹ ہال فیروز پور روڈ لاہور 0321-8477002
اقبال کمال	الیٹ فورس اکیڈمی بیدیاں روڈ لاہور 0305-4462608
اقبال حسین	مسجد نور دھرم پور لاہور 0321-4004049
ڈاکٹر حبیب	سبحان شادی ہال شاد باغ لاہور 0334-4216116
نعیم اختر عدنان	مسجد نور الہدیٰ فیروز والا شاہدرہ 0314-4075722

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ گوجرانوالہ

مدرس	مقام
علی جنید میر	مسجد تقویٰ متصل گرین ٹاؤن چوکی بالمقابل دارالقرم سکول جلاپور جٹاں روڈ گجرات 0345-1498130
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مسجد ٹرولنگ سوئی گیس روڈ ملک پارک، گوجرانوالہ 0300-7478326
نعیم صفدر بیٹ	مسجد احیائے دین مدر شہید روڈ نزد فاطمہ میرج ہال، ہنتر پورہ سیالکوٹ 0336-9002121
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	انج ایف سے مین جی ٹی روڈ کاموکی ضلع گوجرانوالہ 0300-6687128

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ گوجرانوالہ

مدرس	مقام
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مسجد المصطفیٰ نزد عثمان کپیوٹرز گھنیاں روڈ پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین 3369068600
حافظ ندیم مجید	مسجد العابدوارڈ نمبر 07 گوجرخان 0321-9506204

دورہ ترجمہ قرآن، پوٹھوہار

مدرس	مقام
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	افتخار پلازہ کشمیر اسلامک سینٹر میر پور آزاد کشمیر 0345-5806450
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مرکز بیان القرآن نواز شہید کالونی جہلم 0301-5868300
خرم شہزاد بٹ	پریسٹو سکول لائن پارک چکوال 0333-5918090
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مسجد صدیق اکبر صندل گوجرخان 0345-9750417

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ ساہیوال ڈویژن

مدرس	مقام
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	قرآن مرکز کینال یوز ہونہ روڈ عارف والا 0322-6930726
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مرکز تنظیم اسلامی شیخ کاشن کالونی ہاڑی 0306-4996494

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ سہیوال ڈویژن

مدرس	مقام
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	جامع مسجد آصف و عذرا موکل کالونی سہیوال 0323-9600026
مولانا محمد اکرم مجاہد	جامع مسجد عبداللہ بن مسعود جلی کھنڈ 0308-2140217
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	نزد سمارٹ سکول پاکستان 0307-8766691
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	میان کالونی اوکاڑہ 0322-6991117
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	بورے والا ہسپتال بورے والا 0300-6991080

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ اسلام آباد

مدرس	مقام
انجاز حسین	مسجد دیوان عمر فاروق ایف 10 مرکز، اسلام آباد 03008441682
دقار اشرف	کیونٹی ہال، جی 15 مرکز، اسلام آباد 03085021681
محمد علی آصف	ایڈن مارکی، کورنگ ٹاؤن، اسلام آباد 03315060440
محمد شاہد	طن شادی ہال، مری روڈ، بہارہ کھو اسلام آباد ☆ 03105941584
قمر عباسی	جامع مسجد فاروقیہ، اپر بیروٹ، میرہ 03161535631

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ سکھر

مدرس	مقام
حافظ ثناء اللہ گول روڈ سکھر	مرکز تنظیم اسلامی حلقہ سکھر 3/B پروفیسر سوسائٹی شکار پور 071-5807281
احمد صادق سومرو	جامع مسجد شاہ پنجو تحصیل میرٹھ ضلع دادو 0345-5255100
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	کرٹل ہینکونٹ نزد انور پراچہ ہسپتال سکھر 0333-7146816
ویڈیو امیر تنظیم اسلامی	مسجد بیت القرآن وہاب گارڈن نزد السعید میڈیکل کمپلیکس رحیم یار خان 0321-6776902
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	مرکز تنظیم اسلامی گلئی نمبر 7 بلاک Z سیٹلائٹ ٹاؤن صادق آباد 0302-8638199

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ اسلام آباد

مدرس	مقام
شہزاد	حسین مسجد، بلاک ای، شالیماں روڈ، نزد پنجاب کیش اینڈ کیری، سوال گارڈن، اسلام آباد 03345473875
ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)	المیزان پبلک سکول، نمبل، مری 03125992634
مولانا خان بہادر	آدم لاج، پارک روڈ، چٹھہ بخت آور، اسلام آباد ☆ 03005114500

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ لاہور غربی

مدرس	مقام
حافظ عاطف وحید/ محمود جماد	ٹوپاز ایونٹ کمپلیکس R-2، 65، جوہر ٹاؤن لاہور ☆ 03024606576
مجاہد امین	جامع مسجد بنت کعب، 866-N بلاک پونچھ روڈ لاہور ☆ 0300-4054762
خورشید انجم	دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی نزد چوہنگ ملتان روڈ لاہور ☆ 0334-4381441
ڈاکٹر عارف رشید	قرآن اکیڈمی، 36-K ماڈل ٹاؤن لاہور ☆ 0333-4482381
محمد عظیم	مسجد عائشہ، سمارٹ ٹاؤن نزد E-3 بلاک انجینئرز ٹاؤن لاہور 03334173174

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ حیدرآباد

مدرس	مقام
شفیع محمد لاکھو	مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد 0333-2608043
سعد عبداللہ	مریٹھ ہینکونٹ، یونٹ نمبر 8، لطیف آباد 0333-2738930

طارق روڈ قائم پورہ بلقابل انبال سوئس فیصل آباد 3040822527	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)
دفتر تنظیم اسلامی علی ٹاؤن جزا نوالہ روڈ فیصل آباد 3335772414	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)
اتفاق مسجد۔ زیڈ بلاک مدینہ ٹاؤن فیصل آباد 3216698832	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)
جبرائیل مسجد کینال پارک، کینال روڈ فیصل آباد 3004428542	ویڈیو پروگرام (ڈاکٹر اسرار احمد)

عبداللہ محمود	پرائم شادی ہال، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور 0300-8415596
مبشر عارف	مریم شادی ہال، شاہ فرید چوک سکیم موڑ لاہور 0334 -4162499
عبدالسیمن ہادی	کینال گرینڈ مارکی سپر مینارڈن بلقابل مین بلیوارڈ بحریہ ٹاؤن مین کینال روڈ لاہور 03218239921

خلاصہ مضامین قرآن، حلقہ لاہور غربی

مدرس	مقام
ساجد حسین	جامع مسجد F2، ایڈ ٹاؤن لاہور 03024606576
حق نواز	جامع مسجد ابراہیم A3 بلاک پنجاب سوسائٹی لاہور 03024606576
عبد الرحمن	مسجد خدیجہ الکبریٰ جینی کوشی روڈ شیخوپورہ 0333-2141046
شمر اقبال	مسجد علی گارڈن فیصل آباد روڈ شیخوپورہ 0300-4333520

دورہ ترجمہ قرآن، حلقہ فیصل آباد

مدرس	مقام
ڈاکٹر عبدالسیح	قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2 مدینہ ٹاؤن کینال روڈ فیصل آباد 0333-6535344
فیضان حسن جاوید	سیون سیزڈینکویٹ بلقابل حمید بیلیس گیٹ چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد ☆ 3007260041
پروفیسر ظلیل الرحمن	طوبی مسجد شایماناؤن گوجرہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ 3216569372
عبداللہ ابراہیم	قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی 2 ٹوبہ روڈ جھنگ صدر ☆ 3336729758
عبداللہ اسماعیل	مسجد عبداللہ محلہ سلطان والہ جھنگ 3336729758
فاروق نذیر	رحمان مسجد جھمرہ روڈ فیصل آباد 3006618700

اقامتی دورہ ترجمہ قرآن

اسلام آباد کے پرفضا مقام پر واقع مسجد جامع القرآن و مرکز انجمن خدام القرآن
راولپنڈی/اسلام آباد، قرآن کمپلیکس، پیپونٹ نزد نیو اسلام آباد
میں رمضان اور قرآن کے ساتھ قیام کا نادر موقع

مدرس: مولانا خان بہادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نماز تراویح و دورہ ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ دن کے اوقات میں شرفاء
کی دینی و فکری آبیاری کے لیے خصوصی لیکچرز، مطالعہ حدیث، مطالعہ
لٹریچر، فکری مذاکرے اور بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد
کے خصوصی خطبات بذریعہ ویڈیو دکھانے کا اہتمام
دین کا تعارف، ایمانی و فکری غذا کے حصول کے لیے ملک کے
طول و عرض سے حضرات بالخصوص نوجوانوں کو خصوصی دعوت
نوٹ: اس قیام کا اختتام اعتکاف کے ساتھ ہوگا۔

رمضان المبارک کے اختتام کے قریب آدو ہفتے بعد مذکورہ مقام پر
ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس (اقامتی) کا آغاز ہوگا۔ ان شاء اللہ

المعلن: صدر انجمن خدام القرآن راولپنڈی اسلام آباد

برائے رابطہ: مولانا خان بہادر 03315987280،

عبدالغفور چوہان 03005211275

and cosmos;

Whereas a true Muslim keeps above its brawl and strife (i.e. physical cosmos is submerged in the vast expanse of his selfhood)

A Muslim keeps away from eating, drinking and fulfilling sexual desires from dawn (almost coinciding with the time when Fajr starts) through dusk (the time of the setting of the sun and Maghrib), while fasting. The month of Ramadan comes every year. Sometimes, when Ramadan coincides with the months of May, June or July, it is extremely hot in many parts of the world. However as eating and drinking are prohibited from dawn through dusk, even if the thirst feels like a cactus inside the throat, but in order to be eligible for Paradise and to avoid the torments of Hellfire, Muslims around the world keep Fast with enthusiasm, zeal and like a special event.

The Holy Prophet(SAAW) is reported to have said:

- The first ten days of Ramadan are the days for attaining the Mercy and Blessing of Almighty Allah(SWT);
- The second ten days are for repenting the sins and seeking Allah's(SWT) forgiveness; and
- The third ten days are for seeking safety and freedom from the Hellfire.

The holy month of Ramadan is the 'spring season' for accumulating good deeds and reaping rewards. According to the meaning of a hadith, Fasting and the Qur'an will intercede on the behalf of such Muslims on the Day of Judgement, who fast during day and stand for the night prayers, reciting or listening to the Quran, during the holy month of Ramadan. Therefore, we ought to grab this golden opportunity to repent for our sins, strengthen our bond with Allah(SWT) and make every possible effort to secure the pleasure of Allah (SWT).

Ref: An excerpt from the English translation of the Book **عظمتِ صوم** by Dr Israr Ahmad (RAA); "The Spiritual Excellence of Ramadan" [Translation of the Booklet by Shahnaz Ikram; Edited by the English Section of Tanzeem e Islami]

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(2 تا 6 مارچ 2023ء)

جمعرات (02-مارچ) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ مالیات اور نظامت سے نائب امیر اور ناظم اعلیٰ کے ہمراہ میٹنگز کیں۔ مرکز میں ایک سالہ کورس کی تقسیم اسناد کی تقریب میں صدارت فرمائی اور خطاب فرمایا۔

جمعہ (03-مارچ) کو شعبہ انگریزی سے نائب امیر (آن لائن) کے ہمراہ میٹنگ کی۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کو "امیر سے ملاقات" کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔ جمعہ، ہفتہ، اتوار (03، 04، 05 مارچ) کو مدر سین ریفریشر کورس میں شرکت کی۔

پیر (06-مارچ) کو شعبہ رابطہ، قانونی و انتظامی امور اور شعبہ صبح و عصر کے ناظمین سے نائب امیر اور ناظم اعلیٰ کے ہمراہ میٹنگز کیں۔ بعد ازاں کراچی روانگی ہوئی۔ وہاں پر معمول کی مصروفیات رہیں۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

ضرورت رشتہ

☆ آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم BS.Math کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا کسی سودی مالیاتی ادارے سے منسلک نہ ہو۔ برائے رابطہ: 0300-6898262

☆ کراچی میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 19 سال، تعلیم انٹر کامرس کے لیے دینی مزاج کے حامل، برسر روزگار اور تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ کراچی کے گرد و نواح والے رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0345-3938421

☆ کویت میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم بی اے انگلش کویت، قد "5'4" شرمی پردے کی پابند، کے لیے دینی مزاج کے حامل، برسر روزگار اور ایم اے تعلیم لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ کراچی کے گرد و نواح والے رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 9+965-997982252

☆ لاہور میں رہائش پذیر راجپوت فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 35 سال، تعلیم گریجویٹیشن، صوم و صلوات کی پابند کے لیے ترجیحاً لاہور سے دینی مزاج کے حامل، برسر روزگار، تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ عمر، دوسری شادی اور ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

برائے رابطہ: 0333-4083021

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

The Rationale of Fasting

Verse 183 of Surah Al-Baqarah, which was revealed during the month of Shaban in 2 Hijri, states:

“O you who have believed, decreed upon you is fasting as it was decreed upon those before you that you may acquire self-restraint and remain conscious of Allah.” (Ref: Qur’an 2:183)

Hence, fasting is not a ‘new decree’ from Allah(SWT) but just like prayer (salat), fasting was ordained as an obligation on nations before. Why was fasting made obligatory? The reason stated is that so that you may attain Taqwa (righteousness). The simplest meaning of Taqwa is to avoid sinful activities and prohibited actions. This is meant to train those who have faith to keep their strong ‘Nafs’ (ego) in check and to coach them to control themselves. The Qur’an has mentioned three types of the ‘Nafs’ (ego): (1) Nafs-e-Ammarah (mentioned in Surah Yusuf), the kind that pushes humans towards doing sinful actions and entreats him to do evil. (2) Nafs-e-Lawwamah: The one that reprimands him (like conscience) after he has committed a sin and due to this those who have committed sins repent and ask for forgiveness. (3) Nafs-e-Mutmainnah: The kind of people who remain contented and gratified under all circumstances. Their Nafs, in other words, is in their control. This is the inner voice of the conscience of the believers. They remain content with the predestined, i.e., they are content with whatever Allah(SWT) is pleased with, in joy and in sorrow, in suffering, sickness and in poverty. These pious slaves of Allah(SWT) comprise Prophets(AS) and Messengers of Allah(AS), and those on the righteous path (Mutaqeen) and their Nafs is in their control. These pious souls stay away from sins due to the fear of Allah(SWT) and that is called Taqwa. It is

stated in verse 46 of Surah Ar-Rahman:

“But for he who has feared the position of his Lord or feared standing before Him are two gardens”

(Ref: Qur’an 55:46)

It is mentioned in verse 2 of Surah Al-Baqarah, “هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ”, meaning “a guidance for those who fear Allah” (Ref: Qur’an 2:2). In other words, guidance is for those who make the effort to please Allah(SWT). They strive to get the ‘attention’ of Allah(SWT) and for that to happen it is imperative that he ought to focus less on worldly gains and focus more on pleasing Allah(SWT). How true is the saying, “If Allah’s(SWT) decree is to ‘give up’ (something) and it is easy (for the person) to give that up then it is a sign of the love for Allah(SWT), but if it is difficult (for the person) to give that up then it is a sign of love for the world.”

The same Lord of the Worlds – Allah(SWT) has prescribed fasting for us. So that a believer might bear and endure hunger and thirst, and avoid the urges of carnal desires and exaggerated baser instincts as well as all those actions prohibited by Allah(SWT). So that by fasting a strong force of self-restraint and willpower may be created in us and we may remain steadfast on ‘Taqwa’ (the fear of Allah(SWT)) and be righteous. Therefore, fasting is not a training for one day or a month but encompasses the entire life. So that we could mould our habits into that required by Allah(SWT). Therefore, in the Shariah of Prophet Muhammad(SAW), the meaning of ‘Sawm’ (fasting) is to ‘stop or halt’ – i.e., not making the ‘Nafs’ a slave of worldly desires and exaggerated baser instincts, but making the latter subservient to the former.

Iqbal has said very aptly:

A heathen gets distinct by getting lost in life

ACEFYL

SUGAR FREE
**COUGH
SYRUP**

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کا شربت
شوگر فری
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
یکساں مفید

